REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
REGD. NO. P/GDP 3.
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اذلۃ

جلد ۲۸

شمارہ ۲۰

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائبین:- جاوید اقبال اختر، محمد انعام غوری۔

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالکِ غیر ۲۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN PIN. 143516

۳۰ جمادی الثانی ۱۳۹۹ھ — ۱۷ ہجرت ۱۳۵۸ ہش — ۱۷ مئی ۱۹۷۹ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۴ ہجرت (مئی)۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مورخہ ۱۰ مئی ۷۹ء کی اطلاع مظہر ہے کہ

"کمر درد کی تکلیف ہے یہ درد سامنے کی طرف بھی آتا ہے۔"

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت وسلامتی۔ درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دُعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۱۴ ہجرت (مئی)۔ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع صاحبزادہ مرزا کلیم احمد صاحب مدراس بخیریت پہنچ گئے ہیں۔ آپ مورخہ ۸ مئی ۷۹ء کو قادیان سے مدراس کے لئے روانہ ہوئے تھے جہاں حضرت بیگم صاحبہ سلمہا اللہ آپریشن کے بعد قیام فرما ہیں۔ اور چند روز کے اندر اندر آپ سب بنگلور تشریف لے جائیں گے۔ احباب دُعا فرماتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت بیگم صاحبہ کو کامل صحت کے ساتھ قادیان واپس لائے۔ آمین ٭

آنریبل وزیر اعظم ہند سے جماعت احمدیہ کے وفد کی ملاقات!

اور

احمدیہ وفد کا دورۂ کشمیر

گذشتہ دنوں ذوالفقار علی بھٹو سابق وزیر اعظم پاکستان کو پھانسی دیئے جانے کے بعد کشمیر میں لوٹ مار اور آتش زدگی کے واقعات متعدد مواضعات میں ہوئے۔ رشی نگر کا گاؤں جو پورا احمدی آبادی پر مشتمل تھا سارے کا سارا جلا کر راکھ کر دیا گیا۔ قرآن مجید۔ یسّرنا القرآن کے قاعدے اور اخبارات مسجد کے اندر جمع کر کے ان کو آگ لگا دی گئی۔ اسی طرح کوریل گاؤں کے متعدد احمدیوں کے مکانات جلا دیئے گئے۔ ماسٹر نور احمد صاحب کو پتھر اور لاٹھیاں مار کر شہید کر دیا گیا۔ ترکہ پورہ۔ ارنگام اور بانڈی پورہ کے احمدیوں کے مکانات بھی جلا دیئے گئے۔ اور بعض مقامات پر جہاں مکانات جلانے سے غیر احمدیوں کے مکانوں کو خطرہ تھا وہاں پر احمدیوں کے مکانوں کو پہلے لوٹا گیا اور پھر گرا کر رہائش کے ناقابل بنا دیا گیا۔

ماندوجن۔ مانلو۔ میشہ واڑ اور زرقن میں بھی احمدیوں کے مکانات جلا دیئے گئے۔ ماندوجن اور مانلو کی مساجد بھی شہید کر دی گئیں۔ میشہ واڑ میں احمدی دوستوں کا باغ بھی کاٹ دیا گیا۔ مجموعی طور پر تقریباً اڑھائی کروڑ روپے کا نقصان احمدی احباب کا ہوا ہے۔ مرکز سے ایک وفد جو مکرم مولینا بشیر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر امورِ عامہ اور حکیم محمد دین صاحب پر مشتمل تھا کشمیر بھیجا گیا۔ اس وفد نے جہاں متاثرہ جماعتوں کا دورہ کیا وہاں وزیر اعلیٰ کشمیر شیخ محمد عبد اللہ اور مقامی افسران سے ملاقاتیں بھی کیں۔ اسی طرح وزیر داخلہ شری پٹیل صاحب کے کشمیر آنے پر یاری پورہ کے مقام پر ان سے ملاقات کی۔ اور ان کے سامنے جملہ حالات رکھے۔ اننت ناگ ضلع کے ڈی۔سی اور ایس۔پی سے بھی ملاقات کی۔ سری نگر کے ڈویژنل کمشنر اور ڈی۔آئی۔جی (D.I.G) سے کئی ملاقاتیں کیں۔ ضلع بارہ مولہ کے ڈی۔سی اور ایس۔پی سے ملاقات کی اور ان حکام کو بعض امور کی طرف تحریری توجہ دلائی گئی۔

اس عرصہ میں جماعت کی طرف سے یہ کوشش بھی کی جا رہی تھی کہ جماعت کا ایک مرکزی وفد جناب وزیر اعظم بھارت سے بھی ملاقات کا وقت حاصل کرے۔ چنانچہ اس تعلق میں مکرم سیٹھ محمد الیاس صاحب بھی اپنی سطح پر کوشش فرما رہے تھے۔ اُن کی طرف سے تار موصول ہونے پر کہ ۸ یا ۹ تاریخ کو وفد کی ملاقات کا امکان ہے یہاں سے محترم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز قائم مقام ناظر اعلیٰ اور مکرم مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی ایڈیشنل ناظر اُمورِ عامہ مورخہ ۷ مئی کو دہلی کے لئے روانہ ہو گئے۔ جناب وزیر اعظم صاحب سے مورخہ ۱۰ مئی کو بعد دوپہر ملاقات کا وقت طے ہوا۔ اس کی اطلاع حیدر آباد بذریعہ فون دی گئی۔ اور وفد میں شامل ہونے کے لئے مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد ۹ مئی کی شام کو بذریعہ ہوائی جہاز دہلی تشریف لے آئے۔ حیدر آباد کے جنتا پارٹی کے عہدیدار جناب کے۔ایم۔ خان صاحب نے بھی محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب کی خواہش کے مطابق وزیر اعظم سے ملاقات کے لئے وفد میں شمولیت اختیار کی۔

مورخہ ۱۰ مئی کو ٹھیک اڑھائی بجے پارلیمنٹ ہاؤس میں ہمارے وفد کی ملاقات آنریبل وزیر اعظم ہند شری مرارجی ڈیسائی سے ہوئی۔ اس وفد کی قیادت محترم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز نے کرتے ہوئے جماعت کا تعارف وزیر اعظم سے کروایا۔ اور کشمیر میں احمدیہ جماعتوں کے نقصان کی تفصیل بتائی۔ اور متاثرہ افراد کو فوری ریلیف دینے کے لئے درخواست کی۔ مکرم مولینا بشیر احمد صاحب دہلوی نے اپنے حالیہ دورۂ کشمیر کے تاثرات بتائے۔ جماعت رشی نگر کے جلے ہوئے مکانات کی فوٹو دکھائیں۔ اور دلی کے ایک اخبار "عوام" کا پرچہ جناب وزیر اعظم صاحب کے ملاحظہ کے لئے پیش کیا۔ جس میں یہ لکھا تھا کہ "جلادِ اعظم جنرل ضیاء الحق قادیانی ہیں"۔ وغیرہ۔ جناب وزیر اعظم صاحب نے اخبار کو ملاحظہ کر کے فرمایا "یہ بالکل جھوٹ لکھا ہے"۔ وفد کی طرف سے جناب وزیر اعظم صاحب کو بتایا گیا کہ بھٹو کا معاملہ پاکستان کا اندرونی معاملہ ہے۔ اگرچہ جماعت احمدیہ پاکستان کو بھٹو صاحب

—— (آگے دیکھئے صفحہ ۱۲ پر) ——

خلاصہ خطبہ جمعہ

فرمودہ ۲۷ اپریل ۱۹۷۹ء

ربوہ ۲۷ شہادت (اپریل)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ پڑھانے سے قبل خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے احمدی نوجوانوں کو یہ امر ذہن نشین کرایا کہ غلبۂ اسلام کی انقلاب انگیز مہم کے سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یاد دہانی کے طور پر ہمیں دو سبق دیئے ہیں۔ اور ان پر دل و جان سے عمل پیرا ہونے اور اس طرح خدا تعالیٰ کے پیار کے عظیم جلووں سے مستفیض ہونے پر بہت زور دیا ہے۔ ان میں سے پہلا سبق یہ ہے کہ ہم خدائے واحد و یگانہ، اس کی بے ہمتا ذات اور اُس کی غیر محدود صفات پر حقیقی ایمان لا کر اُس پر کامل بھروسہ اور توکّل کرنے والے بنیں۔ اور دوسرا سبق یہ ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کی محبوب ترین ہستی اور بزرگ ترین رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیار میں ڈوب کر آپ کی کامل پیروی اور اتباع کریں۔ تا خدا تعالیٰ کا پیار ہمیں حاصل ہو۔ اور اُس کے پیار کے عظیم جلووں کے ہم مورد بنیں۔ پیار کے اظہار کے طور پر وہ ہم سے ہمکلام ہو۔ اور ہماری حقیر کوششوں اور عاجزانہ دُعاؤں کو قبول فرما کر غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم میں وہ ہمیں عظیم الشان کامیابیوں اور کامرانیوں سے نوازتا چلا جائے۔

حضور ایدہ اللہ نے خطبۂ جمعہ کے دوران احمدی نوجوانوں کو یہ بیش بہا نصائح خدام الاحمدیہ کی ۲۵ دن کی سالانہ تربیتی کلاس کا افتتاح کرتے ہوئے فرمائیں امسال یہ تربیتی کلاس آج بعد نماز عصر شروع ہونا تھی۔ تاہم حضور نے گرمی کی شدت کے پیشِ نظر خدام کو خطبۂ جمعہ میں ہی بیش قیمت نصائح فرما کر کلاس کے افتتاح کا اعلان فرمایا۔ اور انہیں تربیتی کلاس سے

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان ٭

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۷ رہجرت ۱۳۵۸ ہش!

فلاحِ دارین کے حصول کا طریق

مومنین کا ایک خاص شیوہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اس دنیاوی زندگی کو حقیقی زندگی نہیں خیال کرتے اور نہ ہی دنیوی فلاح کو حقیقی فلاح و بہبود تصور کیا کرتے ہیں۔ بلکہ اُخری زندگی کو اصل زندگی سمجھتے ہیں یہی وجہ ہے کہ وہ بُزدل نہیں ہوتے۔ اور اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ہر قسم کے مصائب برداشت کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ اُنہیں خدا کی راہ میں جو تکلیفیں اور مصیبتیں جھیلنی پڑتی ہیں انہیں وہ حرفِ شکایت زبان پر لائے بغیر برداشت کرتے چلے جاتے ہیں۔ ایسے ہی مومنین کے لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فَاٰتٰـهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ؕ
وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ (آل عمران: آیت ۱۴۹)

اس پر اللہ تعالیٰ نے ان کو اس دُنیا میں بھی بدلہ دیا اور وہ انہیں آخرت میں بھی بہت اچھا بدلہ دے گا۔ اللہ ایسے ہی نیکو کاروں سے محبت کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اِس سنتِ قدیمہ کا بھی ذکر فرمایا ہے کہ جو شخص اُخروی زندگی کا متمنی ہوتا ہے اُسے وہ عطا کی جاتی ہے اور جو دُنیاوی زندگی کا طالب ہوتا ہے اُسے بھی وہ عطا کی جاتی ہے لیکن آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں ہوتا۔

جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖ وَ
مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَا لَهٗ
فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ (الشوریٰ: آیت ۲۱)

ترجمہ:- جو کوئی آخرت کی کھیتی چاہتا ہے۔ ہم اس کی (آخرت کی) کھیتی کو اُس کے لئے بڑھاتے چلے جاتے ہیں۔ اور جو کوئی اس دُنیا کی کھیتی چاہتا ہے۔ ہم اُس (کو اِس دنیا کی کھیتی) میں سے اس کا حصہ دے دیتے ہیں۔ (یعنی دنیاوی متاع اُسے مِل جاتا ہے) اور آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں ہوتا۔

اِس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے دُنیا اور آخرت کو خواہش کے مطابق عطا کئے جانے میں کچھ فرق بھی بیان فرمایا ہے۔ یعنی اگر انسان دُنیا کا خواہاں ہوتا ہے تو اُسے دُنیا مِل جاتی ہے۔ اور اگر آخرت کا خواہاں ہوتا ہے تو اُسے فلاحِ آخرت عطا کی جاتی ہے۔ لیکن دُنیا کے طالب کو آخرت عطا نہیں کی جاتی۔ دنیوی مال و متاع تو اُسے عطا کئے جاتے ہیں لیکن آخرت میں اُس کا کوئی حصہ نہیں ہوتا۔ اِس کے مقابلہ میں جو شخص خدا تعالیٰ سے آخرت کا طالب ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُسے آخرت تو عطا کرتا ہی ہے لیکن دُنیا بھی اُس کی خادم بنادی جاتی ہے۔ اِس لئے یہ لازمی امر ہے کہ جو لوگ دُنیا کو چھوڑ کر آخرت کو اپنا مطمحِ نظر بناتے ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں آخرت کی نعمت کے عطا کئے جانے کے ساتھ ساتھ دُنیا میں بھی سُرخروئی عطا کرتا ہے ایسا نہیں ہوتا کہ دُنیا میں تو وہ ذلیل و خوار اور بے نصیب رہیں اور صرف آخرت کی نعمت ان کو عطا کی جائے۔ جو لوگ دُنیا کی فلاح کو قربان کرکے آخرت کی کامیابی کے متمنی ہوتے ہیں، خدا تعالیٰ فلاحِ دارین (دُنیا اور آخرت دونوں کی فلاح) اُن کے لئے مقدّر کر دیتا ہے۔

پس احبابِ جماعت کو چاہیئے کہ وُہ ہر وقت دین کو دُنیا پر مقدم کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے اُخروی زندگی کی فلاح کے طالب ہوا کریں۔ تاکہ اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ اُن کے دنیوی اموال و نفوس میں برکت عطا کرتے ہوئے نعماءِ آخرت سے بھی نوازے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس حقیقت کو بھی ذہن نشین رکھنا چاہیئے کہ حقیقی زندگی آخرت کی زندگی ہے۔ اور دُنیاوی زندگی کو اِس طرح گزارنا چاہیئے کہ اگلے جہان کی دائمی خوشی اور خوشحالی اُسے میسّر آسکے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے:

وَمَا اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتُهَا
وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّ اَبْقٰى۔ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ۔

(القصص: آیت ۶۱)

ترجمہ:- اور جو کچھ تمہیں دیا جاتا ہے وہ تو صرف ورلی زندگی کا سامان ہے۔ اور اس کی زینت ہے۔ اور جو اللہ کے پاس ہے وہ بہتر اور باقی رہنے والا ہے۔ کیا تم عقل نہیں کرتے؟

اِس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہی چیز ذہن نشین کرائی ہے کہ یہ دُنیا اور اس کی ہر چیز فانی ہے۔ ہمیشہ ہمیش قائم رہنے والی زندگی اگلے جہاں کی زندگی ہے۔ اور انسان کی زندگی کا مقصد اُخروی زندگی کی خواہش اور اس کے حصول کے لئے کوشش ہونا چاہیئے۔ نبی اکرم صلعم نے بھی اپنے صحابہؓ کو یہی بات ذہن نشین کرائی۔

چنانچہ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چٹائی پر سو رہے تھے۔ جب آپ اُٹھے تو چٹائی کے نشان آپؐ کے پہلو مبارک پر نظر آئے۔ ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ! ہم آپ کے لئے ایک نرم سا گدیلا بنا دیں تو کیا یہ اچھا نہ ہو؟ آپؐ نے فرمایا، مجھے دُنیا اور اس کے آرام سے کیا تعلق۔ میں اِس دُنیا میں اُس شُترسوار کی طرح ہوں جو ایک درخت کے نیچے ستانے کے لئے اُترا اور پھر شام کے وقت اُس کو چھوڑ کر آگے چل کھڑا ہوا۔ اِسی طرح حضرت ابنِ عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے کندھے کو پکڑا اور فرمایا تو دُنیا میں ایسا بن گویا تو پردیسی ہے۔ یا راہ گزار مسافر ہے۔

پس اِن احادیث میں بھی یہی امر بیان ہوا ہے کہ حقیقی محبت اُخروی زندگی سے پیدا کرنی چاہیئے اور اُس زندگی کو کامیاب بنانے کے لئے دنیوی زندگی میں نیک اعمال اور انفاق فی سبیل اللہ جیسے اعمالِ صالحہ بجالانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور جب انسان کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ حقیقی تعلق قائم ہو جائے تو دُنیا میں وہ کبھی ذلیل نہیں ہو سکتا۔ اور تائیدِ الٰہی ہمیشہ اُس کے شاملِ حال ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"تمہیں چاہیئے کہ خالصۃً اللہ کے لئے ہو جاؤ۔ اگر تم اللہ تعالےٰ کی رضا جوئی کو مقدّم کروگے تو یقیناً سمجھو دُنیا میں بھی ذلیل اور خوار نہیں رہوگے اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں کے لئے غیرت ہوتی ہے وہ خود اُن کا تکفّل فرماتا ہے۔ اور ہر قسم کی مشکلات سے اُنہیں نجات اور مخلصی عطا فرماتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۸۴، ۸۵)

ایک اَور مقام پر فرمایا:-

"مَیں یقیناً جانتا ہوں اور کہتا ہوں کہ اگر تم میں وہ تخم بویا گیا جو صحابہؓ میں بویا گیا تھا تو اللہ تعالیٰ ہر طرح اپنے فضل کرے گا۔ ایسے شخص پر کوئی حملہ نہیں کر سکتا۔ اِس امر کو خوب یاد رکھو۔ اگر خدا تعالےٰ کے ساتھ سچا اور مضبوط تعلق ہو جائے تو پھر کسی کی دُشمنی کی کیا پروا ہو سکتی ہے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۰۵)

(آگے دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

خطبہ جمعہ

تقویٰ کی راہوں کو اختیار کرو اور ان کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنیکی کوشش کرو!

تقویٰ کسی ایک عمل صالح کا نام نہیں بلکہ تمام نیک اعمال و قول کی کیفیت کا نام تقویٰ ہے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ یکم امان ۱۳۴۶ہش مطابق یکم مارچ ۱۹۶۷ء

تشہد تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

قرآن کریم میں جس قدر

تقویٰ اختیار کرنے پر

زور دیا گیا ہے اتنا کسی اور حکم کے متعلق نہیں دیا گیا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ تقویٰ کسی ایک نیک بات یا اعتقاد یا صالح عمل کا نام نہیں بلکہ تمام اعمال کی کیفیت کا نام ہے تمام پاکیزہ اعتقادات جو رکھے جاتے ہیں ان کی کیفیت کا نام ہے اس کا تعلق ہر قول اور ہر اعتقاد اور ہر فعل کے ساتھ ہے جو صالح ہو نیک اور پاک ہو۔ شروع میں اللہ تعالیٰ نے سورہ بقرہ میں ہمیں بڑے زور کے ساتھ اس طرف متوجہ کیا ہے۔ یہ بیان کرنے کے بعد کہ الکتاب تم پر نازل کی جا رہی ہے جس کے اندر کوئی ریب راہ نہیں پا سکتا ...... الکتاب اور لا ریب فیہ اسکی صفات ہیں لیکن ساتھ ہی اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ ایک ہدایت نامہ ایک نہایت ہی حسین تعلیم ایک ایسی شریعت جو زمین کی پستیوں سے اٹھا کر آسمانوں کی بلندیوں تک پہنچانیوالی ہے۔ تمہارے ہاتھ میں دی جا رہی ہے لیکن یہ نہ بھولنا کہ شریعت صرف ان لوگوں کو کامیابی تک پہنچانیوالی ہے جو مضبوطی کے ساتھ تقویٰ اختیار کرتے ہیں۔ اگر کوئی شخص بڑی نمازیں پڑھنے والا ہو۔ اگر کوئی شخص بظاہر اپنے مال کو مستحقین میں بڑا ہی خرچ کرنیوالا ہو۔ اگر کسی شخص کی زبان بہت ہی میٹھی ہو۔ اگر بظاہر انتہائی ہمدردی اور خیر خواہی کرنیوالا ہو۔ لیکن اگر اس کے یہ اعمال تقویٰ کی بنیادوں پر قائم نہیں کئے جاتے تو وہ اللہ تعالیٰ کے حضور قبول نہیں ہو سکتے اس لئے باوجود اس کے کہ مکمل ہدایت نامہ ہے پوری طرح اس پر عمل کر کے بھی اگر تقویٰ سے خالی ہو کامیابی کو تم نہیں پا سکتے۔ کامیابی تو وہی پائیں گے جو تقویٰ کو مضبوطی سے پکڑتے ہوئے اسلامی احکام کی پابندی کریں گے۔

دوسری جگہ اس کی وضاحت کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ۔

جو شخص تقویٰ کی باریک راہوں کو اختیار کرے گا

اس کے اعمال قبولیت کا درجہ حاصل کریں گے ورنہ وہ ردّ کر دیئے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ ان پر کسی ثواب کا فیصلہ نہیں کریگا۔ تو ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ میں ہی بتایا گیا ہے کہ وہی لوگ اس ہدایت سے فائدہ اٹھائیں گے اور اٹھانے والے ہوں گے جو اتقاء کی صفت میں استحکام اختیار کریں گے جن کا تقویٰ بڑی مضبوط بنیادوں پر قائم ہو گا۔ ورنہ اللہ تعالےٰ ان کے اعمال کو قبول نہیں کرے گا۔ تقویٰ بھی جیسا کہ ہر دوسری چیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے حاصل ہو سکتا ہے جیسا کہ سورۃ فتح میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَ اَلْزَمَھُمْ کَلِمَۃَ التَّقْوٰی کہ تقویٰ کے طریق پر خود اس نے ان کے قدم مضبوط کر دیا۔ انسان اپنی کوشش سے اور اپنی جدوجہد سے تقویٰ کی راہوں پر مضبوطی سے قدم نہیں مار سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تقویٰ کے یہ معنے کئے ہیں۔ آپ ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۵۱-۵۲ میں فرماتے ہیں:۔

"اور تقویٰ یہ ہے کہ انسان خدا کی تمام امانتوں اور ایمانی عہد اور ایسا ہی مخلوق کی تمام امانتوں اور عہد کی حتی الوسع رعایت رکھے۔ یعنی ان کے دقیق در دقیق پہلوؤں پر تا بمقدور کاربند ہو جائے۔"

قرآن کریم نے تقویٰ کے اس معنی کو مختلف مقامات پر بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلٰکِنَّ اللّٰہَ حَبَّبَ اِلَیْکُمُ الْاِیْمَانَ وَ زَیَّنَہٗ فِیْ قُلُوْبِکُمْ وَ کَرَّہَ اِلَیْکُمُ الْکُفْرَ وَ الْفُسُوْقَ وَ الْعِصْیَانَ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الرَّاشِدُوْنَ۔"

(حجرات آیت ۸)

یہاں بھی

تقویٰ کے معنے

ایک نہایت حسین پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس نے اپنے فضل سے ایمان کی محبت تمہارے دلوں میں پیدا کی ہے۔ وَ زَیَّنَہٗ فِیْ قُلُوْبِکُمْ اور تمہارے دلوں کو اس نے اپنے فضل سے اس حقیقت تک پہنچایا کہ حقیقی روحانی خوبصورتی تقویٰ کے بغیر ممکن نہیں اور نہ روحانی بدصورتی سے تقویٰ کے بغیر بچا جا سکتا ہے۔

تو ایک طرف تقویٰ ہر حکم الٰہی کی بجا آوری میں بشاشت پیدا کرتا ہے۔ اور دوسری طرف ہر اس چیز سے نفرت پیدا کرتا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کی عبادت سے باہر نکالنے والی اور اس کی ناراضگی کو مول لینے والی ہو۔ یہاں تقویٰ کے متعلق ہی ایک لطیف مضمون بیان ہوا ہے جس کی تفصیل میں تو اس وقت میں نہیں جاؤں گا۔ بہرحال یہ اشارہ کافی ہے اسی وجہ سے سورۃ بقرہ میں ایک دوسری جگہ آگے جا کے آیت ۱۹۰ میں فرمایا:۔

وَلٰکِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰی وَاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ○

کامل نیک وہ شخص نہیں جو اپنے اوقات کو نمازوں میں زیادہ خرچ کرتا ہے یا اپنے اموال کو خدا کی مخلوق کی محبت میں اور ان کی ضرورتوں کو پورا کرنے کیلئے خرچ کرتا ہے یا حج کرتا ہے یا رمضان کے روزے رکھتا ہے۔ بلکہ کامل نیک وہ ہے جو تقویٰ کی راہوں کا خیال رکھتا ہے۔ باقی اعمال صالحہ یا اقوال پاکیزہ جو ہیں وہ اسی طرح اس سے نکلتے ہیں جس طرح ایک جڑ سے کسی درخت کی شاخیں نکلتی ہیں۔ جس کی مثال دی گئی ہے۔ تقویٰ کے سلسلہ میں ہی ہے اور اس کے متعلق آگے جا کر میں کچھ بیان کروں گا۔

پس یہاں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

کامل نیک البرّ وہ ہے

جو تقویٰ کی تمام راہوں پر گامزن ہے۔ اور فرمایا وَاتَّقُوا اللّٰہَ کہ بنیادی حکم تمہیں یہ دیا جاتا ہے کہ تم اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اگر تم تقویٰ اختیار کرو گے تو تمام نیکیاں بھی تم بجا لاؤ گے اور تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ ایسی کامیابی کہ جس کی نظیر دنیا میں کہیں تقویٰ کے بغیر تم نہیں پا سکتے۔

حقیقت یہی ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایام الصلح میں فرمایا ہے تقویٰ ہر ایک بدی سے بچنے کے لئے قوت بخشتی ہے۔ اور ہر ایک نیکی کی طرف دوڑنے کے لئے حرکت دیتی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ فرمایا ہے کہ جب تک انسان تقویٰ کی راہوں کو اختیار نہ کرے روح کے ان خواص اور قویٰ کی پرورش کا سامان اس کو قرآن شریف سے نہیں مل سکتا جس کو پا کر روح میں ایک لذت اور تسلی پیدا ہوتی ہے۔ یہ بھی وہ مضمون ہے جو ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ میں بیان کیا گیا ہے کہ تقویٰ کے بغیر روح کے ان خواص اور قویٰ کی پرورش کا سامان اس کو قرآن شریف سے نہیں مل سکتا۔ حالانکہ قرآن کریم تو وہاں موجود ہے جس کو پا کر روح میں ایک لذت اور تسلی پیدا ہوتی ہے

اس مضمون کو کہ تقویٰ کا تعلق تمام ہی نیکیوں سے ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مختلف پیرایوں میں بیان فرمایا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ "تقویٰ ہر ایک قسم کے فتنہ سے محفوظ رہنے کے لئے حصن حصین ہے" (ایام الصلح) تقویٰ ایک ایسا قلعہ ہے کہ جب اس کے اندر نیک اقوال اور صالح اعمال داخل ہو جائیں تو وہ شیطان کے ہر حملہ سے محفوظ ہو جاتے ہیں لیکن اگر کوئی بظاہر کتنا ہی پاکیزہ اور صالح کیوں نہ نظر آتا ہو اگر وہ اس قلعہ میں داخل نہیں تو شیطان کی زد میں ہے۔ کسی وقت وہ اس پر کامیاب حملہ کر سکتا ہے۔ ریا پیدا کر سکتا ہے۔ عجب پیدا ہو سکتا ہے اگر تقویٰ ہے تو ان میں سے کوئی بدی پیدا نہیں ہو سکتی۔ یعنی شیطان کامیاب وار نہیں کر سکتا۔

اللہ تعالیٰ نے ایک جگہ قرآن کریم میں یہ مضمون بیان فرمایا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ابھی جو فقرہ میں نے پڑھا ہے وہ معنوی لحاظ سے اسی کا ترجمہ ہے۔ اللہ تعالیٰ سورۃ دخان میں فرماتا ہے:

اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ مَقَامٍ اَمِیْنٍ۔ کہ متقی یقیناً ایک امن والے اور محفوظ مقام میں ہیں تو یہی وہ حصنِ حصین ہے۔ یہی امین کے معنے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کئے ہیں کہ محفوظ اور امن میں وہی ہے جو تقویٰ پر مضبوطی سے قائم ہوتا ہے۔ جو تقویٰ پر قائم نہیں وہ خطرہ میں ہے وہ حفاظت میں نہیں۔ خوف کی حالت میں ہے۔ اور ایسا شخص مقام امن میں نہیں ہے۔ بلکہ اس مقام پر ہے جسے دوسرے لفظوں میں جہنم کہا جاتا ہے۔ پس قرآن کریم نے بھی تقویٰ کے معنوں کو بیان کرتے ہوئے معنوی لحاظ سے

حصنِ حصین کا تخیل

پیش کیا ہے۔ کہ سوائے تقویٰ کی راہوں پر چل کر کوئی شخص امن میں نہیں رہ سکتا کوئی اور ذریعہ نہیں ہے اس مضبوط قلعہ میں داخل ہونے کا سوائے تقویٰ کے دروازے کے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسی مضمون کو ایک دوسری جگہ اس طرح بیان فرمایا ہے۔ کہ ؏

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقاء ہے

ہر ایک نیکی خواہ وہ قولی ہو یا فعلی وہ تقویٰ کی جڑ سے نکلتی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ قرآن کریم نے جو سینکڑوں احکام دیئے ہیں جب ہم ان پر عمل کرتے ہیں اور اس رنگ میں عمل کرتے ہیں اور اس رنگ میں عمل کرتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی جنّت میں داخل ہونے کا ذریعہ بنیں اور اللہ تعالیٰ کی جنّت کے درختوں کی شاخیں ہوجائیں اور ان درختوں کے لئے پانی کا کام دیں تو یہ اسی طرح ہوتا ہے۔ جب یہ شاخیں تقویٰ کی جڑ سے نکلیں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تمام اقوال

دراصل قرآن کریم کی تفسیر ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو یہ تخیل پیش کیا کہ ؏

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقاء ہے

قرآن کریم کی اس آیت کی تفسیر ہے کہ

كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ تُؤْتِيْۤ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍۭ بِاِذْنِ رَبِّهَا وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ۔

یہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم دیکھتے نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح ایک کلام پاک (یعنی قرآن کریم) کی حقیقت کو بیان کیا ہے یعنی وہ ایسا (کلمۃً طیّبۃً) ہے جس کی مثال ایک پاک درخت کی طرح ہے جس کی جڑ مضبوطی کے ساتھ قائم ہوتی ہے یعنی اللہ تعالیٰ متقی بناتا ہے اور تقویٰ کی راہوں پر ثباتِ قدم عطا کرتا ہے اور اس طرح اس کی جڑ مضبوطی کے ساتھ قائم ہوجاتی ہے۔ پھر اس سے شاخیں پھوٹتی ہیں جو اعتقاداتِ صحیحہ ہیں۔ یعنی انسان کے اعتقادات شاخوں کی شکل اختیار کرتے ہیں (تمثیلی زبان میں) جو اوامر و نواہی پر مشتمل ہے۔ اور یہ وہ درخت ہے جس کی ہر شاخ آسمان پر جانے والی ہے۔ اعمالِ صالحہ کے پانی سے پرورش پانے کی وجہ سے یعنی کوئی بدی والا حصّہ اس میں نہیں۔ ہر شاخ جو ہے صحت مند اور نشو و نما پانے والی ہے اور آسمانوں تک پہنچتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے یہاں یہ فرمایا ہے کہ

جب تقویٰ کی جڑ مضبوط ہو

اور اس جڑ سے نیکی کی اور پاکیزگی کی اور صلاح کی شاخیں نکلیں، تو وہ شاخیں نہ صرف یہ کہ خدا تعالیٰ کے قرب کو حاصل کرتی ہیں اور روحانی بلندیوں تک پہنچتی ہیں بلکہ اس دنیا میں بھی (اُخروی زندگی میں تو ہوگا ہی) ان شاخوں کو تازہ بتازہ پھل لگتا رہتا ہے۔ جس سے انسان فائدہ حاصل کرتا ہے یعنی اس دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اس کی رضا انسان کو حاصل ہوتی ہے اور رُوح کو ہر لحظہ ایک لذّت اور سرور حاصل ہوتا رہتا ہے۔ ان پھلوں کے کھانے سے جن کا کھانا رُوحانی طور پر ہے لیکن جب تک وہ پھل نہ ملیں وہ خوشحالی حاصل نہیں ہوسکتی وہ لذّت اور سرور حاصل نہیں ہوسکتا۔ وہ پھل نہیں مل سکتے جب تک اعتقادات جو ہیں وہ صحیح نہ ہوں اور اعمالِ صالحہ ان کو سیراب نہ کریں اور تقویٰ کی جڑ سے نکل کر آسمانوں تک نہ پہنچیں۔ اسی صورت میں اللہ تعالیٰ انہیں قبول کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا ہمارے کسی فعل کو قبول کرلینا ہی اس کا پھل ہے کیونکہ اس کے نتیجہ میں انسان کو اس کی رضا حاصل ہوتی ہے۔

پس

ہر ایک نیکی کی جڑ

یہ اتقاء ہے جو شخص تقویٰ کی جڑ تو نہیں رکھتا لیکن بظاہر ہزار قسم کی نیکیاں بجالاتا ہے اسے فائدہ ہی کیا کیونکہ اس سے وہ شاخیں پھوٹ نہیں سکتیں۔ جو خدائے رحمٰن تک پہنچتی ہیں نہ وہ پھل لگ سکتے ہیں جو پھل کہ دوسری صورت میں ان شاخوں کو لگا کرتے ہیں اور رُوحانی سیری کا موجب بنتے ہیں

اس مضمون کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن کریم کی تفسیر کرتے ہوئے ایک دوسری جگہ یوں بیان فرمایا ہے کہ:-

"حقیقی تقویٰ اپنے ساتھ ایک نور رکھتا ہے۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام)

ہر وہ پاک اعتقاد یا عملِ صالح جو نور کے ہالہ میں لپٹا ہوا نہیں وہ ردّ ہونے کے قابل ہے اور ردّ کر دیا جاتا ہے۔ لیکن جب انسان کا قول اور فعل تقویٰ کے نور کے ہالہ میں لپٹا ہوا ہو تو اللہ تعالیٰ کو وہ بڑا ہی پیارا اور محبوب ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کی تشریح بھی کی ہے آپ ہی کے الفاظ میں اس مضمون سے متعلق

ایک چھوٹا سا اقتباس

میں نے لیا ہے جو یہاں بیان کرتا ہوں۔ آئینہ کمالاتِ اسلام میں ہی آپؑ فرماتے ہیں:-

"اللہ جلّ شانہٗ فرماتا ہے یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّیُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ وَیَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ یعنی اے ایمان والو! اگر تم متقی ہونے پر ثابت قدم رہو اور اللہ تعالیٰ کے لئے اتقاء کی صفت میں قیام و استحکام اختیار کرو تو خدا تعالیٰ تم میں اور تمہارے غیروں میں فرق رکھ دے گا (ایک فرقان تمہیں عطا کرے گا) وہ فرق یہ ہے کہ تم کو ایک نُور دیا جائے گا۔ جس نور کے ساتھ تم اپنی راہوں میں چلو گے یعنی وہ نُور تمہارے افعال اور اقوال اور قویٰ اور حواس میں آجائے گا۔ تمہاری ایک عقل کی بات میں بھی نور ہوگا اور تمہاری آنکھوں میں بھی نور ہوگا۔ اور تمہارے کانوں اور تمہاری زبانوں اور تمہارے بیانوں اور تمہاری ہر ایک حرکت اور سکون میں نور ہوگا۔ اور جن راہوں پر تم چلو گے وہ راہیں نورانی ہوجائیں گی۔ غرض جتنی تمہاری راہیں تمہارے قویٰ کی راہیں تمہارے حواس کی راہیں ہیں وہ سب نُور سے بھر جائیں گی اور تم سراپا نور میں ہی چلو گے۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۱۷۶ و صفحہ ۱۷۷)

تو اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّیُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ وَیَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ۔ یہ اسی حقیقت کو بیان کرنے کے لئے فرمایا ہے کہ ہر وہ عمل جو تقویٰ کی جڑ سے نہیں نکلا جو تقویٰ کے قلعہ میں محفوظ نہیں جو تقویٰ کے نور کے ہالہ میں رُوحانی زینت نہیں رکھتا وہ ردّ کر دیا جاتا ہے اور جس شخص کو اللہ تعالیٰ تقویٰ عطا کرتا ہے اس کی ساری زندگی کو اس کے سارے افعال کو اس کے سارے اقوال کو اس کی ساری حرکات اور سکنات کو وہ نور عطا کرتا ہے جس نور سے ایسا متقی غیروں سے علیحدہ ہوتا اور ایک خصوصیت اپنے اندر رکھتا ہے۔

تقریبِ شادی

مورخہ ۱۳ مئی کو میرے چھوٹے بھائی انیس احمد صاحب غوری کی شادی کی تقریب عمل میں آئی قبل ازیں ان کے نکاح کا اعلان مکرّمہ شوکت پروین صاحبہ بنت محترم منصور احمد صاحب کے ساتھ ہوچکا تھا۔ برات حیدر آباد سے جڑچرلہ گئی جہاں حیدر آباد و یادگیر سے دیگر رشتہ داروں کے علاوہ محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد بھی مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ سلسلہ کی معیت میں تشریف لائے۔ اس موقعہ پر غیر از جماعت احباب بھی کافی تعداد میں شریک تھے محترم سیٹھ صاحب موصوف کی صدارت میں تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس نے موقعہ کی مناسبت سے تقریر کرتے ہوئے حقوق زوجین پر روشنی ڈالی۔ آخر میں سیٹھ صاحب موصوف نے اجتماعی دُعا کرائی ــــ اس روز میرے ماموں مکرم نذیر احمد صاحب نے اپنی بیٹی کا عقیقہ کر کے احباب کو دعوتِ طعام دی۔ دوسرے روز میرے والد محترم محمد امام صاحب غوری نے دعوتِ ولیمہ دی۔ احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ دُعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر جہت سے بابرکت کرے اور مثمرِ ثمراتِ حسنہ بنائے آمین۔ خاکسار: محمد انعام غوری مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

مقدس پطرس گندھارا میں

چارسدہ میں عیسائیت کے ابتدائی آثار !!

از مکرم شیخ عبد القادر صاحب ۔ لاہور

بیسویں صدی کے پہلے عشرہ میں چارسدہ کے کھنڈرات میں ایک چھوٹا سا کانسی کا مجسمہ برآمد ہوا۔ اس کے فوٹو لیئے گئے۔ "آرکیالوجیکل سروے آف انڈیا" (فرنٹیر سرکل) ۱۹۱۰ء میں یہ فوٹو شائع بھی ہو گئے۔ لیکن مجسمہ پُر اسرار طور پر غائب ہو گیا۔ آج تک اس کا نام و نشان نہیں ملتا۔ ان فوٹوؤں کی مدد سے علماء اثریات نے اپنا کام جاری کیا۔ اور وہ اس نتیجہ پر پہنچے کہ

یہ مجسمہ عیسائیت کے ابتدائی آثار کا آئینہ دار ہے۔ مقدس پطرس کا سٹیچو ہے اور مقدس پطرس ایک تخت (کرسی) پر بیٹھے ہیں۔ ایک ہاتھ میں کلید ہے۔ اور دوسرا ہاتھ برکت دینے کے لئے اوپر اُٹھایا ہوا ہے۔ داڑھی اور سر کے بال گھنے اور گھنگھریالے ہیں۔ عمر پختہ۔ قد میانہ۔ لباس فاخرہ

۱۹۳۷ء میں BENJAMAN ROLAND نے پطرس کے اس پیکر تصویر پر تحقیق پیش کی۔ اس مقالہ کا عنوان ہے۔

"ST PETER IN GHANDHRA AN EARLY CHRISTIAN STATUETTYE."

دوسرا قابل ذکر مقالہ روما کے جرنل "دی ایسٹ اینڈ ویسٹ" جلد ۴ نمبر ۴ (۱۹۵۳ء) میں شائع ہوا۔ جس کا عنوان ثانی مندرجہ ذیل ہے۔

"THE STATUETTE OF ST PETER DISCOVERED BY CHARSADDA."

مؤخر الذکر مقالہ کی فوٹو کاپی برٹش میوزیم لائبریری سے حاصل کی گئی جو اس وقت میرے سامنے ہے۔ حیران کن امر یہ ہے کہ چارسدہ سے ملنے والا چھوٹا مجسمہ روما میں مقدس پطرس کے مزار پر نصب شدہ بڑے مجسمہ سے ایک حد تک مشابہ ہے۔ دونوں کانسی کے بنے ہوئے ہیں۔ دونوں کی تصویریں مذکورہ جرنل میں آمنے سامنے شائع کر دی گئی ہیں۔ اور بحث کا بازار گرم ہے کہ

روما کا مجسمہ چارسدہ آیا تو کیسے۔ اگر نہیں آیا تو مشابہت کی وجہ کیا ہے؟

چارسدہ کا مجسمہ بہرحال قرون اولیٰ سے تعلق رکھتا ہے۔ روم والا مجسمہ قرون وسطیٰ کا ہے۔ چارسدہ والی مورتی جیسا کہ مقالہ نویس نے لکھا ہے

"انڈو افغان خطّہ میں عیسائیت کے پھیلنے کا یہ ایک منفرد ثبوت ہے۔"

تاریخ کلیسیا سے معلوم ہوتا ہے کہ دوسری صدی کے آخر میں ہندوستان کے شمال مغرب میں عبرانی نسل کے عیسائی موجود تھے۔ ان کے پاس عبرانی انجیل بھی تھی۔ تیسری صدی کے کتبات ایران میں اس علاقہ کے عیسائیوں کو ناصرہ کہا گیا ہے۔ روما کا مجسمہ قرون وسطیٰ کے آخری دَور کا ہے۔ اب کھینچ تان کر یہ ثابت کیا گیا ہے۔ کہ روما کا مجسمہ پانچویں صدی کا ہے۔ اس لئے ہو نہ ہو اس مجسمہ کی مورتی روم سے چارسدہ پہنچائی گئی۔ ہمیں اس سے اختلاف ہے۔ اس ساری بحث میں اس امر کو مدنظر نہیں رکھا گیا۔ کہ ایک پیکر تصویر مدراس کے نواح میں بھی مقدس توما کے مزار سے ملا ہے۔ پرتگیزوں نے ۱۵۲۳ء میں مزار کو کھودا۔ ایک پتھر کی لوح برآمد ہوئی۔ اس پر ایک باریش بزرگ کی تصویر کندہ ہے۔ عصر حاضر کے علماء نے یہ بتایا ہے کہ یہ تصویر مقدس توما کی ہے۔ پطرس اور توما کے پیکر تصویر کا مقابلہ کیجئے۔ پطرس کے ہاتھ میں کلید ہے۔ توما کے ہاتھ میں انجیل ہے۔ پطرس نے دوسرا ہاتھ برکت دینے کے لئے اُٹھایا ہوا ہے۔ توما نے بھی ایک ہاتھ اُٹھایا ہوا ہے۔ پطرس کے بال گھنے اور گھنگھریالے ہیں۔ توما کی دراز ریش ہے۔ دونوں پختہ عمر کے اور فاخرہ لباس میں ملبوس ہیں۔ توما کا مزار مسلّمہ طور پر مدراس کے نواح میں مائیلا پور میں ہے۔ توما کے پیکر تصویر کے لئے ملاحظہ ہو۔

CHRISTAN INDIA
BY F.A PLATTNER
P. 29.30

شہادتِ انجیل

انجیل میں لکھا ہے کہ پطرس کو آسمانی بادشاہت کی کنجیاں دی جائیں گی۔ (متی ۱۶/۱۸) اس لئے پطرس کے ہاتھ میں چابیاں دکھائی جاتی ہیں۔ ایک اور بات بھی انجیل میں ہے۔ علماء اثریات نے جسے نظر انداز کر دیا ہے اور وہ یہ کہ جب حضرت مسیح علیہ السلام نے اپنی ہجرت کی طرف اشارہ کیا تو

"شمعون پطرس نے اس سے کہا اے خداوند تو کہاں جاتا ہے۔ یسوع نے جواب دیا کہ "جہاں میں جاتا ہوں۔ اب تو تُو میرے پیچھے نہیں آ سکتا۔ مگر بعد میں میرے پیچھے آئیگا۔"

(یوحنا ۱۳/۳۶)

حضرت مسیح وقتاً فوقتاً ہجرت کے اشارے کرتے۔ ان اشارات سے یہود نے بجا طور پر ایک نتیجہ اخذ کیا وہ پکار اُٹھے۔

"یہ کہاں جائے گا۔ ہم اسے نہ پائیں گے۔ کیا یہ ان کے پاس جائے گا۔ جو غیر قوموں میں پراگندہ ہیں؟"

(یوحنا ۷/۳۵)

ایک تاریخی حقیقت

یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ صلیبی حادثہ سے نجات پا کر حضرت مسیحؑ رومی حکومت کی حدود سے باہر آ گئے تھے۔ فرات کے پار پارتھی مملکت شروع ہوتی تھی۔ یہاں جا بجا بنی اسرائیل آباد تھے۔ وہ اس خطہ میں آ گئے۔

کچھ عرصہ گزرنے کے بعد بنی اسرائیل کے اسباط عشرہ کی تلاش میں سفر دور دراز پر روانہ ہو گئے۔ (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو رابرٹ گریوز اور لیشوعا پوڈرو کی کتاب "جیسز ان روم")

صلیبی واقعہ کے بعد پطرس کنعان میں سرگرم عمل رہے۔ دس گیارہ سال گزرے تھے کہ زندان میں ڈال دیئے گئے۔ وہاں سے فرار ہو گئے۔ انجیل میں ہے:۔

"پطرس روانہ ہو کر دوسری جگہ چلے گئے۔ (اعمال ۱۲/۱۷)

انطاکیہ کا ذکر ہے پہلے وہاں گئے۔

(مکتوب پولوس غلاطیون ۲/۱۱)

"فرات کو پار کیا۔ مملکت پارتھیا میں گھومتے رہے۔"

(اعمال فلپ باب ۳)

بابل میں پہنچے وہاں ایک برگزیدہ خاتون اور پطرس کا شاگرد مرقس بھی موجود تھا۔ ان کا سلام ایک خط میں بھیجتے ہیں۔ انجیل میں یہ مکتوب شامل ہے۔"

(پطرس کا مکتوب اول ۵/۱۳)

اس کے بعد پطرس کے بارے میں تاریخ کا مستند حصّہ خاموش ہے باقی زندگی پردۂ اخفاء میں ہے۔

۱۹۴۵ء میں مصر کے آثار سے قرون اولیٰ کے باطنی فرقہ کی اناجیل اور صحیفے برآمد ہوئے ہیں۔ ان میں ایک صحیفہ پطرس اور حواریوں کے بعد از صلیب تبلیغی سفر پر مشتمل ہے۔ صلیبی واقعہ کے بعد کا ذکر ہے۔ ایک دور دراز اور نہایت دشوار گزار سفر کے دوران پطرس اور دوسرے حواریوں کو حضرت مسیح پہلے موتیوں کے سوداگر اور پھر حکیم حاذق کے بھیس میں ملے۔ پطرس اور حواری اپنے آقا کو پہچان نہیں سکے۔

حضرت مسیحؑ نے پطرس کو نام لے کر بلایا۔ پطرس سُن کر چونک اُٹھا۔

آپ کو میرے نام کا کیسے پتہ لگا یہ نام میں نے ہی رکھا تھا

پطرس!

مسیح نے جواب دیا

پھر کہا "تیرے نام کا رکھنے والا میں ہوں۔ مجھے پہچان لو۔" یہ کہہ کر بہروپ کو الگ کر دیا۔ نیچے سے ان کا آقا نکل آیا۔

(ناج حمادی لائبریری ان انگلش ص ۲۶۵ تا ۲۷۰)

ٹیکسلا میں عیسائیت

قرونِ اولیٰ کی کتاب اعمال توما میں ہے کہ سب سے اوّل ٹیکسلا میں بعض لوگوں نے عیسائیت کو قبول کیا۔ بادشاہ گوندو فرس اور اس خاندان کے افراد اور مصاحب توما حواری کے معتقد ہو گئے۔ توما کے بعد اس کلیسیا کے لوگ حضرت مسیحؑ کی پناہ میں آ گئے۔ انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا ۱۹۷۰ء میں ہے:۔

ابتدائی عیسائیت روایت ہے کہ توما رسول ٹیکسلا میں آئے تھے جبکہ یہاں پارتھی حکومت تھی۔

یہ خیال کہ کنعان سے پطرس نکلے اور ۲۵ سال تک روم میں رہے، غلط ثابت ہو چکا ہے۔ بلیکی کی کتاب "اے مینوئل آف بائیبل ہسٹری" کا ایک ورق درج ذیل ہے:۔

"پطرس کی سرگزشت کا پتہ لگانا مشکل کام ہے۔ جو روایت یہ بتاتی ہے کہ وہ شہنشاہ نیرو کے عہد میں روم گیا اور وہاں انہی دنوں میں جب پولوس قتل ہوا، وہ بھی مارا گیا۔ ایک پرانی روایت ہے۔ لیکن اب عموماً غلط سمجھی جاتی ہے۔ اس کے مقابل یہ خیال زیادہ صحیح معلوم ہوتا ہے۔ کہ فلسطین کو چھوڑ کر وہ پارتھیا اور خصوصاً "میسوپوٹامیہ" میں انجیل سُناتا رہا۔ اس خطہ میں بہت سے یہودی آباد تھے۔ جو جلاوطن قبائل کی اولاد تھے۔ ان لوگوں کے درمیان رسول کا کام کرنے کا بہت موقعہ ملا ہوگا۔ گویا وہ اسی قدیم شہر (بابل) میں یا اس کے کہیں آس پاس رہتا تھا۔"

صلیب کے بعد توما حواری کہاں گیا۔ بلیکی لکھتے ہیں:۔

"ممکن ہے توما نے بنی اسرائیل کے منتشر اسباط کی پیروی افغانستان تک کی ہو۔ بعض لوگ گمان کرتے ہیں کہ افغان انہی کی اولاد ہیں۔ اور ناممکن نہیں کہ وہاں سے وہ ہندوستان بھی آیا ہو۔ اور یوں وہ روایت جو اسے رسول ہند بتاتی ہے، درست ہو۔"

ایک اور شہادت

عصرِ حاضر میں ایک کتاب "کرسچنز اینڈ کرسچینٹی اِن انڈیا اینڈ پاکستان" کے نام سے لندن سے شائع ہوئی ہے۔ اس کتاب کے مصنف پی تھامس ہیں۔ وہ لکھتے ہیں:۔

"یہ یقینی امر ہے کہ توما رسول نے خشکی کے راستے شمال مغربی ہندوستان کے بادشاہ گوندو فرس کی سلطنت کی طرف سفر اختیار کیا۔ اور اس کی مملکت کو انجیل کے پیغام سے روشناس کرنا شروع کیا۔ ..... اس زمانہ میں فارس اور افغانستان میں یہود کا ایک معتدبہ حصہ آیا تھا جو کہ اپنے وطن سے جلاوطن ہونے کے بعد یہاں آ کر بس گیا تھا۔ توما رسول اپنے ہم وطن قبائل میں آمد مسیحؑ کی خوشخبری سُنانے کے لئے مضطرب تھے۔ اسی لئے وہ سب سے پہلے اس حصہ ملک میں وارد ہوئے۔ آج بھی پاک و افغان سرحد کے کئی قبیلے اسرائیل النسل ہونے کا دعویٰ رکھتے ہیں۔" (ص ۲۱)

بھوش پران میں ہے کہ عیسیٰ مسیحؑ ہمالہ دیش میں دیکھے گئے۔ راجہ شالباہن نے ان سے ملاقات کی۔ انہوں نے بتایا کہ مَیں محبت، صداقت اور تزکیہ قلوب کی تعلیم دیتا ہوں۔ ایک الہامی صحیفہ کی دعائیں ان کی زبان پر تھیں۔ پھر لکھا ہے کہ بنی اسرائیل بھی ادھر آباد ہو گئے تھے۔ یہ سارا جگت ان سے بھرا ہوا ہے۔

اس پس منظر میں بات کسی قدر واضح ہو جاتی ہے۔ ممکن ہے کہ توما اور حضرت مسیحؑ کی طرح پطرس بھی گندھارا میں آئے ہوں۔

چارسدہ سے ملنے والے پطرس کے مجسمہ کو اس پس منظر میں دیکھنا چاہیئے

گندھارا آرٹ

جس چیز کو آجکل گندھارا آرٹ کا نام دیا جاتا ہے۔ وہ دراصل آرین۔ یونانی ساکا۔ پارتھی اور کُشان تہذیبوں کا نچوڑ ہے۔ گندھارا آرٹ کا مرکز یوں تو ٹیکسلا تھا۔ لیکن اس جڑیں۔ پشاور۔ چارسدہ۔ مردان۔ سوات۔ افغانستان حتیٰ کہ وسط ایشیا تک پھیلی ہوئی تھیں۔ گندھارا کے یونانی بدھسٹ GRACCO BHUDHIST آرٹ میں روم کے ملی آرٹ کا امتزاج بھی ہونے لگا تھا۔ (انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا ۱۹۷۲ء زیر لفظ گندھارا آرٹ)

اس طرح یہ آرٹ مشرق و مغرب کی صنعت کاریوں کا خوبصورت نمونہ بن گیا۔ گندھارا کے اہم شہر چارسدہ سے ملنے والے مجسمہ میں رومی صنعت کی جھلک نظر آتی ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ یہ روم سے چارسدہ لایا گیا۔

یہ مجسمہ گندھارا میں تیار ہوا۔ کیونکہ آثار سے ظاہر ہے کہ غالباً مقدس پطرس اپنے آقا کے نقشِ قدم پر اس خطہ میں وارد ہوئے تھے

یہ کہنا کہ یہ مجسمہ ہو بہو روم والے مجسمہ کی نقل ہے درست نہیں ہے فرق بالکل واضح ہے۔

٭ چارسدہ والے مجسمے میں پطرس کے ہاتھ میں ایک چابی ہے روم والے میں دو۔ پطرس کو چابیاں دینے کا وعدہ ہے نہ کہ ایک چابی دینے کا۔

٭ روم والے مجسمہ میں گردن لمبی ہے۔ یہاں اس کے برعکس۔

٭ روم والا مجسمہ نسبتاً دراز قد آدمی کا ہے چارسدہ والا مجسمہ میانہ قد ظاہر کرتا ہے۔

٭ روم والے مجسمہ میں کندھے اونچے ہیں چارسدہ والے میں بیٹھے ہوئے ہیں۔

٭ روم والے مجسمہ میں جسم متوازن ہے چارسدہ والے میں فربہ۔

اگر بنظرِ غائر دیکھا جائے تو اور بھی فرق ہیں ظاہر ہے کہ یہ روم والے مجسمہ کی نقل نہیں۔ چارسدہ والا مجسمہ گندھارا آرٹ کا آئینہ ہے۔

ایک امکانی علامت اور بھی ہے جو قابلِ غور ہے۔ حدیث میں ہے کہ حضرت مسیحؑ میانہ قد، کشادہ سینہ والے تھے۔ ان کے بال گھنگھریالے تھے۔ مکاشفات یوحنا عارف میں ہے کہ مسیح قدوس اور برحق ہے اور داؤد کی کنجی رکھتا ہے (۳:۷) ہو سکتا ہے کہ چارسدہ کے مجسمہ ساز نے پطرس کی نہیں بلکہ مسیحؑ کی تمثال بنائی ہو۔ اس لئے زیادہ چابیوں کی بجائے ایک دکھائی گئی۔ قد لمبے کی بجائے میانہ ہے۔ سینہ کشادہ بال گھنے اور گھنگھریالے۔ کیا یہ حضرت مسیحؑ کا حلیہ ہے؟

واللّٰہ اعلم بالصواب!

ایک اہم نصیحت

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"مَیں نصیحت کرتا ہوں کہ ہمارے سپرد ایک عظیم الشان کام ہے۔ ہم نے اسلام کی عظمت اور اس کی برتری دنیا کے تمام مذاہب پر ثابت کرنی ہے۔ پس دوستوں کو چاہیئے کہ جہاں تک ہو سکے وہ اسلام کو سیکھنے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ دشمن کے اعتراضات کی پرواہ نہیں کرنی چاہیئے۔ وہ تو عداوت اور دشمنی کے جوش میں بیہودہ اعتراضات کرتا ہی رہے گا۔ ہاں اپنے نفس کی اصلاح سے کبھی غافل نہیں ہونا چاہیئے۔ اگر اللہ تعالےٰ کی نگاہ میں ہم اس کے دین کے خدمتگزار ہوں تو بشریت کی وجہ سے جو غلطیاں ہم سے سرزد ہونگی اللہ تعالیٰ یقیناً انہیں معاف کر دے گا۔ کیونکہ وہ اپنے بندوں کو دنیا کی نگاہ میں کبھی ذلیل نہیں کر سکتا۔ بشری کمیاں انبیاء میں بھی ہوتی ہیں۔ پس اگر ایسی غلطیاں خدمتِ دین کے ساتھ ہوں۔ تو خدا ان پر گرفت نہیں کرتا۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ حبشی کو اپنا وہ بچہ کس قدر خوبصورت نظر آتا ہے جس کا رنگ سیاہ ہوتا ہے موٹے موٹے ہونٹ ہوتے ہیں آنکھوں میں غلاظت بھری ہوتی ہے اور شکل نہایت بھیانک اور ڈراؤنی ہوتی ہے۔ پھر اگر ایک حبشی اپنے میلے کچیلے اور بدصورت بچہ کی تحقیر نہیں کر سکتا بلکہ اسے اپنے دل کا ٹکڑا سمجھتا ہے۔ تو کسقدر نادان ہے وہ شخص جو خیال کرتا ہے کہ گو ہم خدا تعالیٰ کے دین کی تائید کے لئے کھڑے ہو جائیں اور اللہ تعالیٰ کے روحانی فرزند بن جائیں وہ پھر بھی ہماری بعض غلطیوں کی وجہ سے ہمیں دھتکار دے گا۔ وہ ہمیں دھتکارے گا نہیں بلکہ اپنے سینہ سے لگائے گا اور ہماری کمزوریوں اور خطاؤں سے چشم پوشی کرے گا۔ ہاں اپنے طور پر ہر انسان کو یہ کوشش کرتے رہنا چاہیئے کہ وہ کمزوریوں اور خطاؤں پر غالب آئے۔ اگر وہ اپنی طرف سے ان خطاؤں اور کمزوریوں پر غالب آنے کے لئے پوری جدوجہد اور سعی کرتا ہے تو وہ اس بچے کی طرح ہے جو زمین پر گرتا اور پھر اُٹھنے کی کوشش کرتا ہے جس طرح ایسے بچہ کو باپ نہایت پیار کیساتھ اپنے گلے لگا لیتا ہے اسی طرح خدا بھی اپنے اس بندے کو اپنے قرب میں جگہ دیتا اور خود اسے اُٹھا کر اپنے پاس بٹھا لیتا ہے۔ پس کمزوریوں اور خطاؤں پر غالب آنے کی کوشش کرو اور اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے رہو کہ وہ ہمارے دلوں میں قرآن کی محبت پیدا کرے۔ اور اپنے دین کی محبت پیدا کرے۔ اپنے رسول کی محبت پیدا کرے اور ہمیں دین کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ تاکہ ہم اس کے نام کو دنیا کے کناروں تک پھیلا سکیں۔ اور ہمیں توفیق دے کہ ہم اپنی کمزوریوں پر غالب آئیں اور اپنی خطاؤں کو دُور کر سکیں۔ لیکن باوجود ہماری کوشش کے پھر بھی ہم میں کوئی عیب یا گناہ رہ جائے تو وہ اپنے فضل سے ہمیں بخش دے۔ اور ہمارے دشمن کو ہم پر غالب آنے کا موقعہ نہ دے۔" (سیر روحانی جلد اوّل ص ۱۰۲ و ۱۰۳)

تقریر جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۷۸ء

آخری قسط

اسلام کی عالمگیر کامیاب تبلیغ

اور

صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ و نظام خلافت کی برکات

از مکرم مولوی حمید الدین شمس صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ حیدرآباد

تبلیغ اسلام کا جذبہ

سامعین کرام! مجاہدینِ احمدیت میں سے وقت کی قلت کے پیشِ نظر صرف ایک سرفروش مجاہد کے عزم کا ذکر کرنا مناسب سمجھتا ہوں تاکہ آپ اندازہ لگا سکیں کہ کیا جذبہ ہے آج جماعتِ احمدیہ کے افراد کو تبلیغِ اسلام کا۔ حضرت مولوی نذیر احمد صاحب جن کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے علی کا خطاب دیا آپ افریقہ میں تبلیغ اسلام کے لئے تشریف لے گئے تو آپ نے اپنے خطاب میں نوجوانوں کو مخاطب کر کے فرمایا:-

"آج ہم خدا تعالیٰ کے لئے جہاد کرنے اور اسلام کو مغربی افریقہ میں پھیلانے کے لئے جا رہے ہیں ..... ہم میں سے اگر کوئی فوت ہو جائے تو آپ یہ سمجھیں کہ دنیا کا کوئی دور دراز حصہ ہے۔ جہاں تھوڑی سی زمین احمدیت کی ملکیت ہے احمدی نوجوانوں کا فرض ہے کہ اس تک پہنچیں اور اس مقصد کو پورا کریں جس کی خاطر اس زمین پر ہم نے قبروں کی شکل پر قبضہ کیا ہوگا۔ پس ہماری قبروں کی طرف سے یہی مطالبہ ہوگا کہ اپنے بچوں کو ایسے رنگ میں ٹریننگ دیں کہ جس مقصد کے لئے ہماری جانیں صرف ہوئیں اُسے وہ پورا کریں۔"

(الفضل ۲۷ر نومبر ۱۹۴۵ء)

حضرات! یہ عزم کتنا پیارا اور دلکش ہے۔ اور اس مجاہدِ احمدیت نے دورانِ جہاد افریقہ میں اپنی جان دے دی آپ کی قبر افریقہ میں ہی ہے۔

احمدیت کے مخالف بھی تبلیغ اسلام کے منصوبے تیار کرتے ہیں بڑے عزم لے کر اُٹھتے ہیں لیکن وہ ہوا کے تھپیڑوں سے فضا میں تحلیل ہو جاتے ہیں۔ جس کی ایک دلچسپ مثال مولانا ظفر علی خان صاحب جو اپنے تئیں معاندین احمدیت کا ہمخیل کہلانا پسند کرتے تھے۔ ان کا واقعہ چراغ حسن مردم دیدہ میں شائع ہوا تھا کہ:-

"ایک دن زمیندار اخبار کے دفتر میں کسی نے کہا کہ چین۔ جاپان۔ انگلستان۔ جرمنی اور فرانس کے لوگ مسلمان ہونے پر آمادہ ہیں لیکن انہیں تبلیغ کون کرے؟ مولانا ظفر علی خان ایڈیٹر اخبار زمیندار نے کہا کہ بات تو آپ نے ٹھیک کہی اچھا سالک صاحب اس مسئلے پر آپ سنجیدگی سے غور کریں کہ اگر ہم ایک تبلیغی ادارہ کھول لیں تو کیسا ہے؟ ذرا مہر صاحب کو بلا لیجئے ...... آ گئے مہر صاحب! ہاں تو میں کہہ رہا تھا کہ اگر لاہور میں ایک مرکزی تبلیغی ادارہ کھول لیا جائے اور اس کی شاخیں اگر ساری دنیا میں پھیلا دی جائیں تو کیا حرج ہے؟ کوئی دس لاکھ روپیہ خرچ ہوگا۔ ہندوستان میں مسلمانوں کی آبادی کتنی ہے؟ سات کروڑ! نہیں آٹھ کروڑ کے لگ بھگ ہوگی اگر ہر مسلمان سے ایک ایک پیسہ وصول کیا جائے تو کتنے روپے ہوئے؟ ریاضی کا سوال تھا کسی سے حل نہ ہوا۔ سب ایک دوسرے کا منہ تکنے لگے اتنے میں مولانا نے کہا! آٹھ کروڑ پیسے ہوتے ہیں نا! آٹھ کروڑ کو ۶۴ پر تقسیم کیجئے ساڑھے بارہ لاکھ روپے ہوئے چلئے دس لاکھ ہی سہی دس لاکھ بہت ہیں یہ مرحلہ بھی طے ہو گیا اب سوال یہ ہے کہ تبلیغ کا کام کن کن لوگوں کے سپرد کیا جائے لیکن مبلغ بھی چوٹی کے عالم ہوں مثلاً ابو الکلام آزاد فرانس۔ جرمنی وغیرہ میں تبلیغ کریں اور ڈاکٹر اقبال کو چین بھیج دیا جائے۔ سالک صاحب آپ اور مہر صاحب مل کر اخبار سنبھالئے میں تو اب تبلیغ اسلام کا کام کروں گا۔

کچھ دیر تو دفتر بھر میں سناٹا رہا آخر ایک صاحب نے جی کڑا کر کے کہا کہ مولانا اس میں شک نہیں کہ تجویز بہت خوب ہے لیکن روپیہ کیسے جمع ہوگا آخر مسلمانوں سے دس لاکھ روپے جمع کرنے کے لئے بھی ایک لاکھ روپیہ چاہئے آپ کہیں سے ایک لاکھ روپے کا انتظام کر دیجئے باقی کام ہم سنبھال لیں گے مولانا نے فرمایا ہاں بھئی یہی تو مشکل ہے۔ یہ کہہ کر منہ پھیر کر حقے کی نے سنبھالی انگوٹھا انگشتِ شہادت پر نیم دائرہ بناتا گھومنے لگا اور اس تبلیغی ادارہ کے اجزاء حقہ کے دھوئیں کے ساتھ فضا میں تحلیل ہو کر رہ گئے۔"

(چراغِ مردم دیدہ ۱۵۸)

سامعین حضرات! آپ نے ملاحظہ فرمایا تبلیغِ اسلام کے ایک عزم کا اب ذرا جماعتِ احمدیہ کے امام حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے کامیاب عالمگیر تبلیغ اسلام کے عزم اور منصوبہ کو بھی دیکھئے آپ فرماتے ہیں:-

"ہم نے ساری دنیا میں اسلام کی تبلیغ کرنی ہے ہم نے چپہ چپہ پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت قائم کرنی ہے یہ کام چند دنوں کا نہیں بلکہ ہمیشہ ہمیش کا ہے" ...... اور فرمایا

"اب ہمارے لئے یہ امر واضح ہو گیا ہے کہ خدا تعالیٰ ہمارے لئے وہ دن قریب سے قریب تر لانا چاہتا ہے جب ہم نے اسلام کی لڑائی کو اس کے اختتام اور کامیابی تک پہنچانا ہے اب کسی ایک ملک اور دو ملکوں کا سوال نہیں۔ اب کسی ایک مبلغ اور دو مبلغوں کا سوال نہیں اب سر دھڑ کی بازی لگانے کا سوال ہے یا کفر جیتے گا اور ہم ہریں گے یا کفر ہارے گا اور ہم جیتیں گے۔ درمیان میں اب بات رہ نہیں سکتی۔"

حضرات! مولانا ظفر علی خان صاحب تو تبلیغ اسلام کے لئے ایک لاکھ روپیہ اکٹھا نہ کر سکے لیکن آج خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعتِ احمدیہ کا سالانہ بجٹ لاکھوں میں نہیں کروڑوں میں ہے اور حضرت امام مہدی علیہ السلام کے سرفروش مجاہد دنیا کے کنارہ تک۔ یہ عزم لے کر پھیلے ہوئے ہیں کہ

جھنڈا کے چھوڑیں گے ہم حق کو آشکار
روئے زمیں کو خواہ ہلانا پڑے ہمیں

صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ

تبلیغ اسلام میں اور زیادہ وسعت پیدا کرنے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۸ر دسمبر ۱۹۷۳ء جلسہ سالانہ کے موقع پر صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کا اعلان فرمایا تاکہ جماعتِ احمدیہ پر ٹھیک ایک صدی گزرنے پر جشن منانے کے لئے ڈھائی کروڑ روپیہ مخلصینِ جماعتِ احمدیہ سولہ سالوں میں ادا کریں جس سے نئے نئے مقامات پر تبلیغی مشنز کھولے جائیں۔ قرآن مجید کے تراجم شائع کئے جائیں اسلامی لٹریچر دنیا کی مختلف زبانوں میں شائع کئے جائیں۔ جس پر جماعت نے اسلام اور امام ہمام سے بے پناہ عقیدت اور محبت کا اظہار کرتے ہوئے قریباً بارہ کروڑ روپیہ کے وعدے پیش کر دئے۔ جن کی وصولی ہو رہی ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس منصوبے کا بنیادی پہلو نفلی عبادات اور ذکر الٰہی بیان فرمایا ہے:-

"صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کا پہلا بنیادی پہلو یہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی اتنی حمد اور شکر کریں کہ خدا تعالیٰ رجوع برحمت ہو کر نئی صدی میں ہمیں پہلے سے کہیں بڑھ کر فضلوں، رحمتوں اور برکتوں سے نوازتا چلا جائے اور اس طرح اسلام کے موعودہ غلبہ کو منصۂ شہود پر لے آئے اسی لئے میں نے ان پندرہ سالوں کے لئے تسبیح و تحمید، دعاؤں اور نوافل کا ایک روحانی پروگرام جماعت کے سامنے رکھا ہے۔ اس کی تفصیل یوں ہے:-

(۱) جماعتِ احمدیہ کے قیام پر ایک صدی مکمل ہونے تک ہر ماہ احبابِ جماعت ایک نفلی روزہ رکھا کریں جس کے لئے ہر قصبہ شہر یا حلقہ میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کر لیا جائے

(۲) دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نمازِ عشاء سے لے کر نمازِ فجر سے پہلے تک یا نمازِ ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔

(۳) کم از کم سات بار روزانہ سورۃ فاتحہ کی تلاوت کی جائے اور اس پر غور و تدبر کیا جائے۔

(۴) تسبیح و تحمید اور درود شریف اور استغفار کا ورد روزانہ تینتیس تینتیس بار کیا جائے۔

(۵) رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ کم از کم گیارہ گیارہ بار پڑھی جائیں۔"

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کے افراد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس روحانی پروگرام پر عمل کر رہے ہیں جس سے اصلاح نفوس کا کام ہو رہا ہے اور اللہ تعالیٰ کی حمد کرنے اس کے بے انتہا افضال رحمتوں اور برکتوں کی جماعت وارث بن رہی ہے نیز اسلام کی عالمگیر تبلیغ کے کامیاب ہونے کے لئے دعاؤں کا سلسلہ جاری ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے اس منصوبے کے اغراض و مقاصد کو انتہائی جامع اور روح پرور الفاظ میں بیان فرمایا ہے کہ:-

"حمد اور عزم دو لفظ ہیں جن کا نظارہ ۱۹۸۹ء میں ہماری جماعت کی طرف سے صد سالہ جشن کے موقع پر ہوگا اور حمد و عزم کے اس عظیم الشان نظارہ کے لئے ہمیں قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات گرامی کے مطابق قربانیاں کرنی ہیں اور وہ سکیمیں تیار کرنی ہیں جن سے اسلام کی عظمت جلد از جلد ساری دنیا میں قائم ہو جائے۔"

(خطاب جلسہ سالانہ ۱۹۷۳ء)

اس عظیم روحانی منصوبہ کے تحت حضور ایدہ اللہ نے بعض سکیموں کی اجمالی رنگ میں نشاندہی بھی فرمائی تھی۔

(۱) روئے زمین پر آباد تمام بنی نوع انسان تک قرآن کریم کے حیات آفریں پیغام کو فرانسیسی۔ روسی۔ چینی۔ ہسپانوی اٹالین۔ یوگوسلاوی۔ عربی۔ فارسی اور بہت سی دوسری مشہور زبانوں میں تراجم کا انتظام کیا جائے گا جبکہ اس سے قبل جماعت احمدیہ قرآنی علوم کو تمام اقوام اور تمام ممالک تک پہنچانے کے لئے متعدد زبانوں میں تراجم شائع کرا چکی ہے جس کا اجمال خاکہ یوں ہے۔

۱۹۱۵ء میں انگلش ترجمہ قادیان میں پہلی مرتبہ شائع ہوا تفسیر القرآن کی پہلی جلد جو دس پاروں پر مشتمل تھی ۱۹۴۷ء میں طبع ہوئی۔ دوسری جلد سورہ یونس تا کہف ۱۹۴۹ء میں۔ جبر مفصل تفسیر القرآن انگریزی میں پانچ جلدوں میں جو تین ہزار تین صد صفحات پر مشتمل تھی ۱۹۶۲ء میں شائع ہوئی پھر اس تفسیر کا خلاصہ جو قریباً ڈیڑھ ہزار صفحات پر مشتمل ہے ۱۹۶۹ء میں شائع ہوا۔ مکمل ترجمہ قرآن مجید انگریزی ۱۹۵۵ء میں ہالینڈ سے طبع کروایا اس کے بعد سے اب تک متعدد ایڈیشن لاکھوں کی تعداد میں طبع ہو چکے ہیں۔

ڈچ ترجمہ قرآن مجید پہلا ایڈیشن نومبر ۱۹۵۳ء میں ہالینڈ سے طبع ہوا اور دوسرا ایڈیشن ۱۹۶۸ء میں شائع ہوا۔

قرآن مجید کا جرمن ترجمہ۔ اس کا پہلا ایڈیشن ۱۹۵۴ء میں طبع ہو کر منظر عام پر آگیا اور دوسرا ایڈیشن ۱۹۵۹ء میں شائع ہوا۔ سپرانٹو زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ ۱۹۶۹ء میں پہلی مرتبہ جماعت نے ہالینڈ سے طبع کرایا۔ سواحلی ترجمہ۔ ۱۹۵۳ء میں شائع کرایا گیا اور دوسرا ایڈیشن ۱۹۷۱ء میں مشرقی افریقہ کی زبان کی کویو میں ترجمہ مکمل ہو کر شائع ہوا مشرقی افریقہ کی ایک اور زبان کی کامبہ کا ترجمہ ہوا۔ یوگنڈا زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ ۱۹۷۰ء میں شائع ہوا۔ نائیجیریا کی اہم زبان "یوروبا" میں شائع ہوا۔ سیرالیون کی مینڈے زبان۔ غانا کی مشہور زبان "فینٹی" اطالوی۔ سپینش۔ روسی۔ فرنچ۔ ہندی گورمکھی کے تراجم مکمل ہو چکے ہیں۔ عنقریب شائع ہو جائیں گے اور اردو کا ترجمہ تفسیری نوٹس کے ساتھ کئی مرتبہ شائع ہو چکا ہے۔

چنانچہ مسٹر ڈورمن پرنسپل کرسچن کالج لاہور نے ۱۹۱۵ء میں اس خدمت قرآن کو دیکھ کر بے اختیار کہا:-

اسلام اور عیسائیت کا فیصلہ ازہر وغیرہ میں نہیں ہوگا جس کی طرف لوگوں کی نظریں لگی ہوئی ہیں بلکہ پنجاب کے ایک چھوٹے سے قصبہ میں ہوگا جہاں سے میں ابھی ہو کر آرہا ہوں اور وہ قادیان ہے۔"

اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے امریکہ کی جماعت کو توجہ دلائی کہ وہ آئندہ دس سال میں دس لاکھ قرآن مجید انگلش امریکہ میں پھیلائے اور یہ کام بہت تیزی سے شروع ہو چکا ہے نیز اس وقت تک صرف افریقہ کے پانچ ممالک کے ۳۱ ہوٹلوں میں دو ہزار آٹھ سو ستائیس قرآن مجید رکھوائے گئے ہیں تاکہ ہر آنے والا مسافر بوقت ضرورت اس سے استفادہ کر سکے اور دوسرے ممالک میں بھی یہ کام ہو رہا ہے۔

(۲) صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کے تحت مشرقی افریقہ کے تین تین اہم مقامات اسی طرح فرانس۔ سپین۔ ناروے سویڈن۔ اٹلی۔ ڈنمارک۔ کینیڈا۔ شمالی اور جنوبی امریکہ بعض دوسرے اہم ممالک میں مزید مشن کھولے جائیں گے۔

(۳) دنیا کی کم از کم سو زبانوں میں بنیادی اسلامی لٹریچر شائع کیا جائے گا۔

(۴) تبلیغی اعتبار سے دنیا کے تین اہم مقامات پر اعلیٰ معیار کے تین مضبوط اور بڑے پرنٹنگ پریس لگائے جائیں گے

(۵) اسلام کی حقیقت سے ساری دنیا کو روشناس کرانے کے لئے "وائس آف اسلام" کے نام سے ایک بڑا براڈکاسٹنگ قائم کیا جائے گا۔ جہاں سے دن رات دین اسلام کی تبلیغ ہوتی رہے گی اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا دنیا میں روس کے اسٹیشن کو نمبر ایک نہیں ہونا چاہیئے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے براڈکاسٹنگ کو نمبر ایک ہونا چاہیئے اور خدا کرے کہ ہماری جماعت جلد اس میں کامیاب ہو جائے۔

(۶) دنیا بھر کی احمدی جماعتوں کے وفود کے لئے مرکز احمدیت میں مناسب رہائشی گاہوں کی تعمیر عمل میں آئے گی۔

احباب کرام! ان سکیموں میں بیشتر پر عمل ہونا شروع ہو گیا ہے یہ عالمگیر منصوبہ خلافت ثالثہ کا ایک عظیم کارنامہ ہے جسے تاریخ اسلام کبھی بھی فراموش نہ کر سکے گی حضور نے اس منصوبے کو ایک بہت بڑے ڈیم سے تشبیہ دی ہے جس سے دنیا کی ہر جہت میں روحانی نہریں نکالی جائیں گی اور اسلامی تعلیمات سے ہر انسان کو بہرہ ور کیا جائے گا یہاں تک کہ ساری دنیا کا مذہب اسلام ہوگا اس تعلق میں حضور فرماتے ہیں:-

جماعت احمدیہ کی روحانی ترقی میں شدت پیدا کرنے کے لئے اب ایک اور زبردست روحانی بند صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ ہے ..... دراصل یہ ایک زبردست تیاری ہے نئی صدی کے استقبال کی .... میں علیٰ وجہ البصیرت اس یقین پر قائم ہوں کہ جب ہم دوسری صدی میں داخل ہوں گے تو جماعت احمدیہ کی زندگی کی یہ صدی غلبۂ اسلام کی صدی ہوگی۔

(بدر ۳۰ رمئی ۱۹۷۲ء)

معزز حاضرین! یہ صدی جس میں ہم گزر رہے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں اور برکتوں کو دیکھ کر جہاں ہماری زبانیں خدا تعالیٰ کی حمد کے ترانے گا رہی ہیں وہاں غلبۂ اسلام کی اگلی صدی کے استقبال کے لئے دلوں میں ایک نئی امنگ اور تڑپ اور ایک نیا عزم لئے امام ہمام کی بابرکت قیادت میں ہم آگے ہی آگے بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ لیکن عالم اسلام کا وہ حصہ جو آج تک خلافت سے وابستہ نہ ہو سکا ان کے چہروں سے مایوسی عیاں ہے وہ آج ستر کروڑ ہونے کے باوجود زبوں حالی کا شکار نظر آتے ہیں ان کے پاس مال و دولت کے انبار اور حکومتوں کے مالک ہونے کے باوجود واجب الاطاعت امام نہ ہونے کے باعث آج جو ان کے دلوں کی کیفیت ہے اس کا اظہار شاعر ان الفاظ میں کیا جاتا ہے کہ ؎

شیرازہ ہوا ملت مرحوم کا ابتر
اب تو ہی بتا تیرا مسلمان کدھر جائے
(بانگ درا)

"الجمعیۃ" دہلی نے اپنے جمعہ ایڈیشن کے سرورق "خوش قسمتی ہمارے لئے کیوں نہیں" کے عنوان سے حسرت بھرے انداز میں اپنے ایک مشاہدے کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:-

"کیا یہ خوش قسمتی صرف مال گاڑیوں کے ڈبوں ہی کے لئے مقدر ہے میں نے سوچا مال کے ڈبوں کے لئے انجن ہے کیا ہمارے انسانی قافلہ کے لئے کوئی انجن نہیں کیا یہ ممکن نہیں کہ ہمارا بھی کوئی انجن ہوتا اور سارے افراد ملت اس سے جڑ کر ایک سوچی سمجھی راہ پر رواں دواں ہوتے ..... آہ وہ بھیڑ جو ایک قافلہ نہ بن سکی اور آہ وہ قافلہ جو اپنے آپ کو ایک انجن کے سپرد کرنے کے لئے تیار نہیں۔"

(الجمعیۃ ۹ رمئی ۱۹۵۹ء)

یہ حسرت اور یہ تمنا فطرت صحیحہ کی اندرونی پکار تھی۔ اور علامہ اقبال نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ ؎

تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

جس اسلامی خلافت کی تمنا اور آرزو درد مند دل کر رہے ہیں۔ ہم کن الفاظ میں ان حسرت بھرے دلوں کو یہ پیغام مسرت سنائیں کہ آج روئے زمین پر اگر خلافت حقہ کا وجود ہے تو وہ صرف جماعت احمدیہ میں ہے جس کا ایک واجب الاطاعت امام اور خلیفہ ہے جو اسلام کا پرچم سربلند کرنے کے لئے شب و روز کوشاں ہے اور صد سالہ جوبلی منصوبہ جس کے لئے بارہ کروڑ کے وعدے جماعت نے امام ہمام کی آواز پر تبلیغ اسلام کے لئے پیش کر دئے یہ خلافت حقہ کی برکت نہیں

نو ادا کیا ہے اور وہ خلافت جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت علیؓ کی شہادت کے ساتھ ختم ہو گئی تھی اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد الہٰی بشارات کے مطابق جماعت احمدیہ میں قائم ہے۔ کیا ابھی بھی اس میں کسی کو شک ہے اور اس منصوبے نے دنیا کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا۔ مخالفین احمدیت انگشت بدنداں ہیں کہ اتنی غریب جماعت نے یہ بے مثال قربانی کیسے پیش کر دی لیکن برا ہو تعصب کا کہ ابھی اس منصوبہ کو چار ماہ بھی نہ گذرے تھے کہ علماء سوء کے سینوں پر سانپ لوٹنے لگے کہ اگر ان لوگوں نے اس منصوبہ کو عملی جامہ پہنا دیا تو ہم عالم اسلام کو کیا منہ دکھائیں گے کہ تبلیغ اسلام تو یہ جماعت کر رہی ہے ہم نے کیا کیا؟ چنانچہ علماء دین متین نے حکومت پاکستان کا سہارا لے کر اپریل ۱۹۷۴ء سے احمدیوں پر مظالم ڈھانے شروع کر دئے۔ کروڑوں روپے کی املاک نذر آتش کر دی یا لوٹ لی گئی اور کئی درجن احمدی بے دردی سے شہید کر دئے گئے یہ فتنہ جماعت احمدیہ کو نیست و نابود کرنے کے لئے نصف سال تک جاری رہا لیکن یہ نادان یہ نہ سمجھے کہ جماعت احمدیہ فرزانوں کی جماعت نہیں یہ تو دیوانوں کی جماعت ہے یہ تو نئی نئی مساجد نئے نئے مشن اور نئی نئی بستیاں آباد کرنے والی ہے اس جماعت کو ختم کرنے کے لئے ۱۹۳۴ء اور ۱۹۵۳ء میں بھی پورا زور لگایا جا چکا ہے۔ یہ جماعت گھروں اور دکانوں اور کارخانوں کو نذر آتش کرنے سے ختم نہیں ہو سکتی۔ بالآخر پاکستان اسمبلی نے ۷ر ستمبر کو فیصلہ سنایا کہ جماعت احمدیہ غیر مسلم ہے۔ معزز سامعین! تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے ابو جہل اور دیگر رؤساء قریش کی طرف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کی شرمناک سازش اسی ۷ر ستمبر ۶۲۲ء میں کی گئی تھی۔ (بحوالہ غزوات نبویہ محمدیہ اور ان کا پس منظر، مرتبہ صدیق الحسن نعمانی)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس نازک دور میں جماعت کو مخاطب کر کے فرمایا کہ:-

"لیس راستہ بڑا کھلا ہے سختیاں بھی اٹھانی پڑیں گی تکلیفیں بھی اٹھانی پڑیں گی لیکن ہم کیا جانیں ان تکلیفوں کو خدا کی راہ میں۔ دنیا اپنا پورا زور لگائے گی کہ ہمیں ناکام کیا جائے جیسا کہ پہلے لگاتی رہی ہے لیکن ہمیں ناکام نہیں کر سکتی۔ میں دنیا کے ہر مینار سے یہ آواز بلند کرنے کے لئے تیار ہوں کہ دنیا خدا تعالیٰ کے اس منصوبے کو ناکام نہیں کر سکتی۔ دنیا کے سارے ایٹم بم اکٹھے ہو جائیں پھر بھی جو طاقتیں اس وقت گھمنڈ سے گردنیں اٹھائے ہوئے ہیں ہم ان کی خیر خواہی کے لئے ان کے دل جیت کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے ان کو جمع کر دیں گے۔

(الفضل ۲۹ر اکتوبر ۱۹۷۶ء)

اور دنیا نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ مخالفین احمدیت کس قدر ذلیل ہوئے اور ہو رہے ہیں اور جماعت احمدیہ ان مخالفت کے طوفانوں کو چیرتے ہوئے منزل کی طرف پہلے سے زیادہ تیزی سے رواں دواں ہے صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کے تحت کئی مساجد اور مشن تعمیر کئے جا چکے ہیں جن پر کئی لاکھ روپیہ اس وقت تک لگ چکا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے بعض افراد اپنے وعدوں کو بڑھا رہے ہیں تاکہ وہ اس قربانی میں کسی سے پیچھے نہ رہ جائیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کس یقین اور کس قوت سے اسلام کے فتح کے متعلق فرماتے ہیں کہ:-

"میں آپ سب کو پوری قوت سے بتا دینا چاہتا ہوں کہ اسلام کے غلبہ کا عظیم دن طلوع ہو چکا ہے۔ دنیا کی کوئی طاقت اس حقیقت کو ٹال نہیں سکتی احمدیت فتح مند ہو کر رہے گی انشاء اللہ اسلام کے غلبہ کو آپ اپنی آنکھوں سے دیکھیں میں بوڑھوں اور جوانوں اور مردوں سے پکار کر کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے دین کی خاطر قربانی کے لئے آگے آؤ اسلام کی فتح کا دن اٹل ہے اگرچہ بادی النظر میں یہ چیز ناممکن نظر آتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے کہ اسلام کے غلبہ کا دن طلوع ہو چکا ہے اس کا فضل شامل حال رہا تو بظاہر ناممکن ممکن ہو کر رہے گا۔

(الفضل ۳ر جون ۱۹۷۵ء)

اور آج جماعت احمدیہ کے افراد اسلام کے غلبہ کے دن کو نمایاں دیکھ رہے ہیں آج سے گیارہ سال بعد جب یہ جشن ہو گا وہ کیسی پر مسرت گھڑی ہو گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں غلبۂ اسلام کا دن دیکھنا نصیب کرے آمین واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کا میجر اپریشن اور میرے مشاہدات

از محترمہ اعظم النساء بیگم صاحبہ اہلیہ سیٹھ محمد بشیر الدین صاحب حیدر آباد

یہ میری خوش قسمتی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مجھ جیسی ناچیز کو حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کے اپریشن کے موقع پر کسی قدر خدمت بجالانے کی سعادت بخشی۔ مدراس میں میں بیگم صاحبہ کے ساتھ ساتھ رہی اور مجھے ہر مرتبہ یہ نظارہ دیکھ کر حیرت ہوتی تھی کہ علاج کے اتار چڑھاؤ پر آپ کے دل میں نہ کسی قسم کا خوف تھا نہ گھبراہٹ بلکہ ایک عجیب دلکش مسکراہٹ اور صبر و استقلال کی مومنانہ شان نمایاں رہی جو کہ ایک کو اپنا گرویدہ بنا لیتی۔

یہ فطری امر ہے کہ انسان ایک نئے ماحول، ایک نئی جگہ اور ایک نئے موسم میں پریشان سا ہو جاتا ہے اور طبیعت میں ایک تلاطم سا محسوس کرتا ہے مگر میں نے حضرت بیگم صاحبہ کو اس کے بالکل برعکس پایا۔ اللہ تعالیٰ پر توکل کا قابل قدر نمونہ میں نے آپ کی ذات میں جو دیکھا اس کے بیان کرنے سے قاصر ہوں۔ یہ احمدیت کی برکت اور آپکے والد محترم ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ کی تربیت اور حضرت میاں صاحب کی نیک صحبت کا نتیجہ ہے۔

۱۳ر اپریل دوپہر تین بجے اپریشن کے لئے وقت مقرر کیا گیا تھا۔ ڈاکٹر کا حکم تھا کہ صبح دس بجے کے بعد مریضہ کو پانی کا ایک قطرہ بھی نہ دیا جائے — مدراس کی شدید گرمی اور دوپہر کا وقت — آپکے ہونٹ خشک ہو رہے تھے اور مارے پیاس کے آپ بار بار ہونٹوں پر زبان پھیرتی رہیں مگر کسی قسم کی بے چینی کا اظہار نہیں فرمایا اپریشن تھیٹر لے جانے سے پہلے حضرت میاں صاحب نے اجتماعی دعا کرائی مگر اس وقت بھی آپ نے بے صبری اور گھبراہٹ کا اظہار نہیں فرمایا۔ اپریشن کے بعد دو تین دن تک کافی تکلیف رہی۔ پیٹ پر چھالے آ جانے کی وجہ سے تکلیف میں اور اضافہ ہو گیا تھا۔ یہ تکلیف مجھ سے برداشت نہ ہو سکی میں نے عرض کیا "اگر آپ اجازت دیں تو میں نرس کو بلا لوں تاکہ دوائی تجویز کر سکے" اس پر آپ نے بڑے تحمل سے فرمایا کہ "نہ! مجھے پتہ ہے ایسی تکالیف ہو جاتی ہیں"۔ مکرم و محترم ڈاکٹر صاحب راما مورتی آپکے صبر و استقلال پر بہت خوش ہوئے اور کہتے کہ "اس مریضہ نے مجھے کوئی تکلیف نہیں دی"۔ جب ہم بیگم صاحبہ کی تکلیف کا ڈاکٹر صاحب سے ذکر کرتے تو ڈاکٹر صاحب کو چونکہ اس میجر اپریشن کی تکلیف کا بخوبی علم تھا کہتے کہ Pathedine انجکشن لے لیں مگر بیگم صاحبہ فرماتیں کہ میں ہر درد برداشت کر لوں گی مجھے Pathedine انجکشن نہ لگوائیے۔ ڈاکٹر صاحب اس جواب سے بہت متاثر ہوئے اور کہنے لگے کہ یہ ٹھیک ہے۔ یہ انجکشن مجھے خود بھی پسند نہیں۔ ڈاکٹر صاحب آپ کی اتنی عزت کرتے تھے کہ کمرے میں داخل ہوتے ہی یہ کہہ کر آپ سے مخاطب ہوتے کہ "السلام علیکم بیگم مرزا صاحب" ہاسپٹل کی نرسیں بھی آپ کے صبر و استقلال سے غیر معمولی طور پر متاثر رہیں۔ بارہا مجھ سے کہتیں کہ ایسی نیک طبع۔ خاموش۔ صابرہ۔ بااخلاق مریضہ ہم نے نہیں دیکھی۔

تیمار داری کے لئے ہم بہت سی عورتیں جمع تھیں مگر آپ نے کسی قسم کی کوئی تکلیف نہیں دی۔ — آخر میجر اپریشن کوئی معمولی بات تو نہیں تھی۔ آپکو مختلف مراحل سے گذرنا پڑا۔ مختلف تکالیف برداشت کیں مگر زبان سے اُف تک نہ کی لفظ تیمار داری کی جس رنگ میں تشریح کی جاتی ہے اس لحاظ سے ہمیں کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوئی۔ بیگم صاحبہ خود اپنی دوا کا خیال رکھتیں غذا میں احتیاط برتتیں۔ نقاہت اور کمزوری کے باوجود ڈاکٹروں۔ نرسوں۔ خدمت گزاری کرنے والوں سے مسکرا کر باتیں کرنا آپ کا شیوہ رہا اگر کوئی دوسرا ہوتا تو کمزوری اور تکلیف کی وجہ سے چڑچڑا ہو جاتا۔

حضرت میاں صاحب کو اللہ تعالیٰ بہتر جزا دے آپ نے تو بیگم صاحبہ کی تیمار داری میں سب سے زیادہ ہاتھ بٹایا ہر وقت دوا کا خیال رکھنا۔ پریشانی کے عالم میں دعائیں کرنا اور تسلی دینا آپکا معمول تھا۔ یہی حال صاحبزادی امۃ الرؤف صاحبہ کا رہا آپ نے اپنی والدہ صاحبہ کی خوب خدمت کی اللہ تعالیٰ صاحبزادی صاحبہ کا مستقبل دن کی طرح روشن کرے آمین۔ اسی طرح محترمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد احمد صاحب نے بھی خدمت کے کسی پہلو کو جانے نہیں دیا اللہ تعالیٰ انہیں بھی جزائے خیر دے آمین۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بیگم صاحبہ کو صحت کاملہ عطا فرمائے اور دین کی بیش بہا خدمت کرنے والی لمبی عمر عطا فرمائے آمین ؛

درخواست دعا : میری ہمشیرہ حنیفہ بیگم اہلیہ کے شفیق صاحب کے ہاں ولادت ہونے والی ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ وقت سہولت سے گزار دے اور نیک صالح نرینہ اولاد سے نوازے آمین۔ خاکسار: قریشی عبدالرؤف احمدی تیماپوری

وصایا

نوٹ:- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی شخص کو کسی جہت سے کسی وصیّت پر اعتراض ہو تو وہ تاریخِ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر اندر اپنے اعتراض کی تفصیل سے دفتر کو آگاہ کرے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیّت نمبر ۱۴۳۴: مَیں وزیرا بی بی زوجہ شیر خاں صاحب مرحوم قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت۔ پیدائشی احمدی۔ ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع پوری صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۷/۳/۲۸ حسبِ ذیل وصیت کرتی ہوں:-

میری اس وقت غیر منقولہ جائیداد ۶۵ ڈیسمل ہے جس کی قیمت پانچ ہزار روپیہ ہے اس کے ۱/۱۰ ویں حصے کی وصیّت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اور ہر سال جو آمدنی ہوگی اس کا حصہ آمد دیتی رہوں گی منقولہ جائیداد میرے پاس چار تولے کا سونے کا ہار ہے جس کی قیمت ۲۴۰۰ روپیہ ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصّہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ مہر -/۳۰۰۰ تین ہزار روپیہ ہے جس کے بدلے میں میرے خاوند نے مندرجہ بالا زمین میرے نام کرا دی ہے آئندہ اگر میں نے کوئی جائیداد پیدا کی یا میرے مرتے وقت کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس میں ۱/۱۰ واں حصے کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں ربّنا تقبّل منّا انّک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
سلامت اللہ خاں کیرنگ پوری اڑیسہ۔ دستخط بزبان انگریزی	نشان انگوٹھا وزیرا بی بی بہ تصدیق شیخ عبدالحلیم	شیخ عبدالحلیم مبلغ کٹک انچارج احمدیہ منگل باغ کٹک ۷۵۳۰۰

وصیّت نمبر ۱۴۳۵: میں خاتون بی بی زوجہ لادر علی خاں قوم احمدی پیشہ خانہ داری ... سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ۔ ڈاکخانہ کیرنگ۔ ضلع پوری۔ صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۴/۳/۲۸ حسبِ ذیل وصیت کرتی ہوں:-

میری اس وقت غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں۔ منقولہ جائیداد حسبِ ذیل ہے۔ سونا ہار ۲ تولہ اور کان کا پھول ایک تولہ کل تین تولہ سونا جس کی قیمت اندازاً ۱۸۰۰ روپیہ ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصّہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ مہر مبلغ -/۳۰۰۰ تین ہزار روپیہ ہے جو خاوند کے ذمہ قابل ادا ہے میں اس کے ۱/۱۰ واں حصّے کی وصیّت کرتی ہوں اگر بعد میں میں نے کوئی جائیداد پیدا کی تو مجلس کارپرداز کو اطلاع کردوں گی۔ اور اس کے ۱/۱۰ واں حصے پر میری وصیت حاوی ہوگی اور میری وفات کے بعد اگر میری کوئی جائیداد ثابت ہوگی تو اس کے بھی ۱/۱۰ واں حصے کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ ربّنا تقبّل منّا انّک انت السمیع العلیم

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
دلاور علی خاں کیرنگ ضلع پوری ۷۸-۳-۱۴	نشان انگوٹھا خاتون بی بی	شیخ حلیم الدین کیرنگ ضلع پوری اڑیسہ و شیخ عبدالحلیم مبلغ ۱۴/۳/۲۸

وصیّت نمبر ۱۴۳۱: مَیں مسماۃ سادیہ بی بی زوجہ کنراز خاں قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن نرگاؤں ڈاکخانہ تلسی پور ضلع کٹک اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۳/۳/۲۸ حسبِ ذیل وصیت کرتی ہوں

میری اس وقت غیر منقولہ جائیداد کچھ نہیں ہے البتہ منقولہ جائیداد حسبِ ذیل ہے۔ سونا کل ۴½ تولہ ہے ہار ۲ تولہ کان کا پھول ۱½ تولہ ناک کا پھول ایک تولہ قیمت ۲۷۰۰ روپیہ ہے چاندی کے زیور کمر پٹی ۲۵ تولہ اور کڑا پندرہ تولہ قیمت ۴۸۰ روپیہ ہے اس کے علاوہ میری ایک بکری ہے جس کی قیمت ۴۰ روپے ہے میں اس کے ۱/۱۰ واں حصّے کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اور اگر آئندہ میں نے کوئی جائیداد پیدا کی تو اس کی اطلاع مرکز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری وفات کے وقت جو جائیداد ثابت ہو تو صدر انجمن احمدیہ قادیان اس کے ۱/۱۰ واں حصے کی مالک ہوگی۔ انشاء اللہ۔ ربّنا تقبّل منّا انّک انت السمیع العلیم

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
شیخ عبدالحلیم مبلغ	نشان انگوٹھا سادیہ بی بی	آدم خاں نرگاؤں۔ تلسی پور۔ کٹک۔ اڑیسہ ۱۳/۳/۲۸

وصیّت نمبر ۱۴۳۲: میں مسماۃ رحمۃ النساء زوجہ حکیم الدین خان قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن نرگاؤں ڈاکخانہ تلسی پور ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۳/۲/۲۸ حسبِ ذیل وصیّت کرتی ہوں:-

میری اس وقت منقولہ جائیداد حسبِ ذیل ہے۔ زمین ۱۴ گنٹھ قیمت ۲۸۰۰ روپے (اٹھائیس صد روپے) زمین ۱۱ گنٹھ ۱۶۵۰ (سولہ صد پچاس روپے) اس کے علاوہ ایک گاسہ ہے قیمت ۵۰ روپے اور مہر ۱۲۰۰ روپے میرے خاوند کے ذمّہ ہے مندرجہ بالا جائیداد کا ۱/۱۰ حصّہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے بعد اگر میں نے کوئی جائیداد پیدا کی یا مرتے وقت میری جائیداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصّہ کی بھی وصیت کرتی ہوں صدر انجمن احمدیہ قادیان اس کے ۱/۱۰ حصّہ کی مالک ہوگی ربّنا تقبّل منّا انّک انت السمیع العلیم

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
حکیم الدین خاں خاوند موصیہ	رحمۃ النساء	آدم خاں۔ نرگاؤں تلسی پور کٹک اڑیسہ ۷۸-۳-۱۳

وصیّت نمبر ۱۴۳۳:

میں مسماۃ سورنج بی بی زوجہ عبدالجبار خاں قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن پٹھان محلہ۔ ڈاکخانہ سورو ضلع بالاسور صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲/۳/۲۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:-

میری اس وقت غیر منقولہ جائیداد کچھ نہیں ہے مہر مبلغ ۶۰۰ روپے ہے جو میرے خاوند کے ذمہ ہے منقولہ جائیداد میں سے زیور سونا قیمت اندازاً -/۷۵۰ روپے ہے گھر کا سامان مبلغ -/۱۵ روپے کا ہے اس کے علاوہ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں اگر بعد میں میں نے کوئی جائیداد پیدا کی یا میرے مرنے کے وقت کوئی جائیداد ثابت ہوئی تو اس صورت میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ واں حصہ پر میری یہ وصیت حاوی ہوگی اور صدر انجمن احمدیہ قادیان ۱/۱۰ واں حصّہ کی مالک ہوگی انشاء اللہ ربّنا تقبّل منّا انّک انت السمیع العلیم

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
عبدالجبار خاں ۲۲/۳/۲۸	سورنج بی بی	شیخ عبدالحلیم مبلغ ۲۲/۳/۲۸

اخبارِ قادیان

○ محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے قائمقام امیر مقامی کی اہلیہ محترمہ دیر سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ ڈاکٹروں نے معائنہ کے بعد اپنڈے سائیس کی تشخیص کی ہے جس کا اپریشن امرتسر میں ہوگا۔ اس غرض سے محترم ملک صاحب اپنی اہلیہ صاحبہ کو لے کر آج مورخہ ۱۴/۵/۶۹ امرتسر تشریف لے گئے۔ اللہ تعالیٰ اپریشن کو کامیاب کرے اور آپ کی اہلیہ محترمہ جلد صحت یاب ہوکر واپس قادیان آجائیں۔

○ مکرم بھائی عبدالرحیم صاحب دیانت درویش۔ مکرم بہادر خان صاحب درویش۔ مکرم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز کی اہلیہ محترمہ اور مکرم مولوی محمد یوسف صاحب درویش کی اہلیہ محترمہ کی کامل صحت کے لئے بھی احباب دعا فرماتے رہیں۔

○ مورخہ ۱۱/۵/۶۹ کو مکرم بھائی عبدالرحیم صاحب دیانت درویش کے بیٹے مکرم عبدالمجید صاحب نیاز۔ ہمشیرہ صاحبہ ایک بیٹی اور بعد مورخہ ۱۴/۵/۶۹ کو بچوں کے ہمراہ آپ کی عیادت کے لئے تشریف لائیں۔

ولادت

خاکسار کے ہم زلف مکرم چوہدری محمد یوسف صاحب گوندل (دھام ضلع گجرات) کو اللہ تعالیٰ نے پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے نومولود کا نام "محمد طارق" تجویز فرمایا ہے نومولود مکرم چوہدری محمد یعقوب صاحب آف مسقط کا پوتا اور مکرم عبدالمجید صاحب عثمان آباد کا نواسہ ہے۔ مکرم چوہدری محمد یعقوب صاحب نے مبلغ -/۵ روپیہ شکرانہ فنڈ میں ادا کئے ہیں۔ احباب سے نومولود کی صحت وسلامتی۔ نیک صالح وخادم دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: مظفر احمد فضل قادیان

ہفتہ قرآن مجید

از یکم جولائی تا ۷ر جولائی ۱۹۷۹ء

تمام عہدیداران ومبلغین ومعلمین واحباب جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اس سال "ہفتہ قرآن مجید" منانے کا پروگرام یکم جولائی تا ۷ر جولائی ۱۹۷۹ء کی تاریخوں میں تجویز کیا گیا ہے۔ تمام جماعتیں ان تاریخوں میں ہفتہ قرآن منانے کا اہتمام کریں اور مختلف عنوانات کے تحت تقاریر کرکے قرآن مجید کی عظمت۔ قرآن مجید کی تاثیرات۔ قرآن مجید کے فضائل۔ تلاوتِ قرآن مجید کی برکات۔ قرآن مجید کامل اور جامع شریعت ہے۔ قرآنِ مجید مکمل ضابطۂ حیات ہے قرآن مجید اللہ کا کلام ہے۔ قرآن مجید کی تعلیمات۔ جماعتِ احمدیہ اور خدمتِ قرآن۔ اُخروی زندگی از رُوئے قرآن وغیرہ۔ موضوعات پر روشنی ڈالی جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں قرآنِ مجید کی پاک تعلیمات پر عمل کرنے اور اپنی زندگیوں کو قرآن مجید کے اندر اللہ تعالیٰ کے بیان فرمودہ منشاء کے مطابق ڈھالنے کی توفیق بخشے۔

تمام جماعتوں سے درخواست ہے کہ ہفتہ قرآن مجید پوری شان اور اہتمام سے منائیں۔ اور رپورٹیں نظارت دعوۃ وتبلیغ قادیان میں بھجوا کر ممنون فرمائیں ﴿

ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان

درخواست دُعا

(۱) محترم سید فضل احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے معدہ کی تکلیف سے آرام ہے۔ لیکن ابھی چیکنگ کا سلسلہ دہلی میں جاری ہے۔

(۲) ان کے فرزندان عزیز سید محمود احمد صاحب کی ملازمت کے بارے میں آخری نتیجہ اسی ماہ نکلنے والا ہے۔ عزیزان سید طارق احمد صاحب اور سید مبارک احمد صاحب بھی بعض امتحانات کی تیاری کر رہے ہیں ــــ ان عزیزان کی اعلیٰ کامیابی اور محترم سید فضل احمد صاحب کی صحتِ کاملہ اور خدمتِ سلسلہ کی توفیق پانے کے لئے احباب سے دُعاؤں کی درخواست ہے۔

خاکسار: مرزا وسیم احمد

امیر جماعتِ احمدیہ قادیان

اعلانِ نکاح

مورخہ ۱۱ر مئی ۱۹۷۹ء کو بعد نمازِ عصر مسجد مبارک میں محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان نے میری بیٹی عزیزہ امۃ الحفیظ کشور صاحبہ ایم۔ اے کے نکاح کا اعلان عزیزم مکرم سید خالد احمد صاحب۔ ولد ڈاکٹر سید غلام مصطفیٰ صاحب مرحوم آف مظفر پور بہار حال کینیڈا کے ہمراہ مبلغ اڑتیس ہزار (۳۸۰۰۰) روپیہ حق مہر کے عوض فرمایا۔

مکرم سید خالد احمد صاحب مکرم سید وزارت حسین صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نواسے اور مکرم سید فضل احمد صاحب ایم۔ اے پٹنہ کے بھانجے ہیں۔

احبابِ کرام دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔ اور فریقین کے لئے خوشیوں کا باعث بنائے اور مثمر ثمراتِ حسنہ فرماوے۔

خاکسار: غلام ربانی درویش

قادیان۔

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR

MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIERS

PHONES:- 52325 / 52686 P.P.

ورائٹی

پائیدار بہترین ڈیزائن پر لیدر سول اور ربڑ شیٹ کے سینڈل، زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز

مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز

چپل پروڈکٹس

۲۹/۴۲ مکھنیا بازار۔ کانپور

خلاصہ خطبہ جمعہ ــــ بقیہ صفحہ اوّل

صحیح رنگ میں مستفیض ہونے اور اپنے دینی فرائض خوش اسلوبی سے ادا کرنے کی دُعاؤں سے نوازا۔

حضور نے قرآنِ مجید اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کی روشنی میں خدائے واحد ویگانہ پر ایمان اور کامل بھروسہ وتوکل نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی اور اتباع کے عملی تقاضوں، ان کی انقلاب انگیز تاثیرات اور عظیم الشان برکات پر بہت رُوح پرور انداز میں تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اور آخر میں احمدی نوجوانوں کو بہت محبت بھرے انداز میں مخاطب کرکے فرمایا۔ اے میرے بچو! ابھی سے یہ عزم کرو کہ تم رُوحانی ترقی کے ان دروازوں میں داخل ہوکر جو خدا نے اسلام کے ذریعہ کھولے ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نُور سے منوّر ہوگے۔ اور خُدا کے پیار کو حاصل کرنے والے بنوگے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے لئے بھی اور ہم سب کے لئے بھی اپنے فضل سے یہی مقدر کرے آمین ﴿

(الفضل مورخہ ۲۸ر اپریل ۱۹۷۹ء)

فلاحِ دارین کے حصول کا طریق ــــ بقیہ اداریہ صفحہ (۲)

اِس سے بھی ظاہر ہے کہ محض دُنیا اور اس کی فانی زینتوں کا طالب ہونا ہلاکت کی راہ ہے۔ کیونکہ جو شخص آخرت کو فراموش کرکے محض دُنیا کا طالب ہوتا ہے وُہ آخرت کے دائمی انعامات سے اپنے آپ کو محروم کر لیتا ہے۔ پس ہمیشہ اُخروی زندگی کو اپنا مطمحِ نظر رکھنا چاہیئے۔ دُنیا خود بخود اس کے نتیجہ میں کھنچی چلی آئے گی۔ اور فلاحِ دارین کا وہ وارث ہوجائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ﴿

جاوید اقبال اختر

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے!

بچوّں کو چھ ماہ میں ہی قرآن مجید ناظرہ سکھانے والا

قاعدہ یسّرنا القرآن

مصنفہ پیر منظور محمد صاحب قادیانی

اب بسہولت دستیاب ہے!

قیمت: 1-50 ملنے کا پتہ (ڈاک خرچ بذمہ خریدار)

قریشی فضل حق درویش۔ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

ہر قسم اور ہر ماڈل کے موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید وفروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے

AUTOWINGS,

32, SECOND MAIN ROAD,

C.I.T. COLONY,

MADRAS - 600004.

PHONE No. 76360.

آٹو ونگس

آنریبل وزیر اعظم ہند سے جماعت احمدیہ کے وفد کی ملاقات!

(بقیہ صفحہ اوّل)

کے دورِ حکومت میں غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تھا۔ مگر ہم نے صبر سے کام لیتے ہوئے اس معاملہ کو حوالہ بخدا کیا تھا۔ جس پر وزیر اعظم صاحب نے فرمایا کہ یہ درست ہے کہ یہ معاملہ اصولی طور پر پاکستان کا اندرونی معاملہ ہے۔ مجھ سے بھی بعض لوگ ناراض ہیں کہ میں نے جنرل ضیاء الحق سے بھٹو کے لئے اپیل کیوں نہیں کی۔ میں کیا اپیل کرتا، پاکستان والے خود جانیں کہ ضیاء الحق نے ٹھیک فیصلہ کیا ہے یا غلط کیا ہے۔ وفد کی طرف سے ایک میمورنڈم بھی وزیر اعظم کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ جس کو دیکھنے کے بعد وزیر اعظم نے ان واقعات پر افسوس کا اظہار کیا۔ اور فرمایا کہ انہوں نے متاثرہ لوگوں کی امداد کے لئے وزیر اعلیٰ کشمیر کو لکھا ہے کہ ان کے دوبارہ بسانے کے لئے وہ ہر طرح مدد کریں۔ اور اب پھر میں اُن کو دوبارہ توجہ دلاؤں گا۔ اور اگر ضرورت پڑی تو مرکز کی طرف سے بھی امداد پر غور کیا جائے گا۔

جناب وزیر اعظم کی طرف سے دریافت کرنے پر کہ آپ میں اور عام مسلمانوں میں کیا فرق ہے، مکرم عاجز صاحب نے نہایت اچھے پیرایہ میں اس کی وضاحت کی۔ جس پر وزیر اعظم محظوظ ہوئے۔ جناب کے۔ ایم۔ خان صاحب نے وزیر اعظم سے درخواست کی کہ بے بنیاد اور اشتعال انگیز خبریں شائع کرنے والے اخبارات کے متعلق مؤثر کارروائی کی جانی ضروری ہے۔

جماعت احمدیہ کے وفد کی وزیر اعظم سے ملاقات کی خبر اُسی روز شام کو آل انڈیا ریڈیو سے نشر کی گئی۔ اور اگلے روز اخبار سٹیٹسمین "Statesman" نے یہ خبر P.T.I کے حوالہ سے شائع کی۔

ہم وزیر اعظم ہند کے ممنون ہیں کہ انہوں نے ہمارے مرکزی وفد کی معروضات کو نہایت اطمینان اور توجہ سے سُنا۔ اور ضروری امور کے متعلق ہمدردانہ کارروائی کرنے کا یقین دلایا۔

وفد نے جناب سکندر بخت صاحب مرکزی وزیر ہاؤسنگ اینڈ ورکس سے بھی ۲۹/۵ کی صبح کو ملاقات کی۔ اور اُن کے سامنے بھی کشمیر کی جماعتوں کی تباہی کے حالات رکھے۔ اور اخبار "عوام" بھی انہیں دکھائی گئی جس پر انہوں نے مناسب رنگ میں کارروائی کرنے کا وعدہ کیا۔

اللہ تعالیٰ ہمارے ان مصیبت زدہ بھائیوں پر اپنے بے شمار فضل اور رحمتیں نازل فرمائے اور اُن کا ہر حال میں حافظ و ناصر ہو۔ آمین ٭

(نامہ نگار خصوصی)

نیا مالی سال اور بقایا دار افراد کا فرض

صدر انجمن احمدیہ قادیان کا نیا مالی سال یکم مئی ۱۹۷۹ء سے شروع ہو چکا ہے۔ اور بعض جماعتیں ایسی بھی ہیں جن کی طرف سے گزشتہ مالی سال میں وصولی متوقع بجٹ کے مطابق نہیں ہوئی۔ ان کی خدمت میں وصولی بقایا چندہ جات کے لئے لکھا جا رہا ہے۔ نیز بقایا رقوم کو جماعتوں کے موجودہ مالی سال میں شامل کر کے اطلاع بھجوائی جا رہی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ایسے احباب اور جماعتیں جن کے ذمہ سال گزشتہ کے چندہ جات کی رقوم بقایا ہیں، اپنے مالی فرائض کو پورا کرنے کی طرف فوری توجہ فرمائیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:۔

"میں ان دوستوں کو جن کے ذمہ بقائے ہیں توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے بقائے جلد ادا کریں۔ وہ مجھے یہ بات یاد نہ دلائیں کہ اس وقت مشکلات بہت زیادہ ہیں۔ یہ بات تو ہر شخص کو معلوم ہے۔"

نیز حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔

"یاد رکھو مجھے روپیہ کی ضرورت نہیں۔ میں اپنے لئے تم سے کچھ نہیں مانگتا۔ میں خدا تعالیٰ کے لئے اور اس کے دین کی اشاعت کے لئے مانگ رہا ہوں اگر تم چندہ میں حصہ نہیں لو گے تو خدا خود اپنے دین کی ترقی کا سامان کر دے گا۔ مگر میں اس لئے ڈرتا ہوں کہ تم دین کی ترقی میں حصہ نہ لے کر گناہ گار نہ بن جاؤ۔"

امید ہے کہ جملہ ایسے احباب اور عہدہ داران جماعت ان ارشادات کی روشنی میں اپنے ذمہ بقایا چندہ جات کی جلد ادائیگی کا انتظام کر کے فرض شناسی کا ثبوت دیں گے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو فرض شناسی کی توفیق بخشے۔ تا ہم سب اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والے بن سکیں۔ آمین ٭

ناظر بیت المال آمد۔ قادیان

خدّام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کا

سالانہ اجتماع

مورخہ ۱۹-۲۰-۲۱ اکتوبر ۱۹۷۹ء کو منعقد ہوگا!

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان کا دُوسرا اور اطفال الاحمدیہ مرکزیہ قادیان کا پہلا سالانہ اجتماع مذکورہ تاریخوں میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ العزیز۔ اس موقعہ پر زیادہ سے زیادہ خدام و اطفال اپنی مجالس کی نمائندگی فرمائیں۔ اس اجتماع میں مندرجہ ذیل ورزشی اور علمی مقابلہ جات ہوں گے۔ اس کے مطابق آنے والے نمائندگان ابھی سے تیاری کریں۔

اس سالانہ اجتماع میں شرکت کرنے والے خدام و اطفال دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو قبل از وقت اپنی آمد اور پروگرام میں شمولیت کے بارے میں تفصیلی اطلاع ضرور بھجوائیں۔

علمی مقابلہ جات:

مقابلہ تلاوت قرآن مجید و نظم خوانی۔ پرچہ ذہانت۔ مشاہدہ و معائنہ۔ پیغام رسانی۔ و مقابلہ تقاریر۔

عنوانات تقاریر برائے خدّام معیار اوّل و دوم:

(۱) سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔
(۲) سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔
(۳) خلافت کی برکات۔
(۴) صحابہ رضوان آنحضرت صلعم کی جاں نثاریاں۔
(۵) تبلیغ اسلام زمین کے کناروں تک۔
(۶) خدام الاحمدیہ کی ذمہ داریاں ٭

عنوانات تقاریر برائے اطفال معیار اوّل و دوم:

(۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بچوں پر احسانات
(۲) احمدی بچوں کی ذمہ داریاں۔
(۳) مساجد و مجالس کے آداب۔
(۴) اطاعت والدین۔
(۵) علم کی فضیلت۔
(۶) تندرستی ہزار نعمت ہے۔

ورزشی مقابلہ جات:

فٹ بال۔ والی بال۔ رسہ کشی۔ کبڈی۔ رننگ۔ ہائی جمپ۔ لانگ جمپ۔ دوڑیں۔ گولہ۔ اور اطفال کی بعض دلچسپ کھیلیں ٭

نوٹ نمبر ۱: جملہ مقابلہ جات میں وہی خدام و اطفال حصہ لے سکیں گے جنہوں نے خدام و اطفال کے دینی امتحان میں شمولیت کی ہوگی ٭

نوٹ نمبر ۲: پرچہ ذہانت میں ہر خادم کا شمولیت ضروری ہے ٭

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

تجارت کے اموال پر بھی زکوٰۃ ادا کرنا ضروری ہے!!

درخواست دُعا

میری چھوٹی لڑکی بشریٰ شمیم کے امتحان فائینل ایم۔ بی۔ بی۔ ایس۔ پٹنہ یونیورسٹی سے ۱۵ مئی سے شروع ہیں۔ تمام احباب جماعت اور درویشان کرام سے گزارش ہے کہ اس بچی کی اعلیٰ کامیابی کے لئے دُعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ اس بچی کو اپنی خاص رحمتوں سے شاندار کامیابی عطا کرے اور اس کے مستقبل کو روشن بنائے آمین۔ ثم آمین ٭

ناچیز:۔ عذرا شمیم
آرہ۔ بہار